بہ یمن خالق کون و مکان و فیوض مالک زمین و زمان

بغرض افادہ مطالعہ خوانان اطراف و اکناف بمبئی افی موسوم بہ

دیوان کافی

بصحت تمام بہ حسن اہتمام سید حسین مالک مطبع۔

مطبوع مطبع نامی گرامی ابو العلائی گلزار حسن حیدرآباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین والعاقبۃ للمتقین والصلوٰۃ والسلام علی محمد وآلہ واصحابہ اجمعین۔ بعد ازاد اے حمد وثنائے خداوند کریم وحبیب رب العلمین

یہ کمترین مدعا طراز ہے کہ طالبان عشق محمدی مشتاقان نعت احمدی پر یہ امر مخفی نہین کہ اس وقت تک جس قدر متعدد قصاید جو طبع ہوئے ہین اسکی تصحیح کر کر طبع دوم مین چند قصائد شریک کرکے دیوان کافی نام رکہا اس کا حق مطبع کو محفوظ کیا گیا۔ لہذا حضرات مولود خوانان کی خدمت مین التماس ہے کہ بعد ختم مولود شریف کے اس خاکسار کو دعائے خیریت یاد فرما دین۔ اگر اس مین کوئی غلطی سہوا رہ گئی ہو تو براہ کرم چشم پوشی سے کام فرما دین۔ الانسان مرکب مع الخطاء والنسیان۔

نیازمند

سید حسین خادم مطبع ہذا
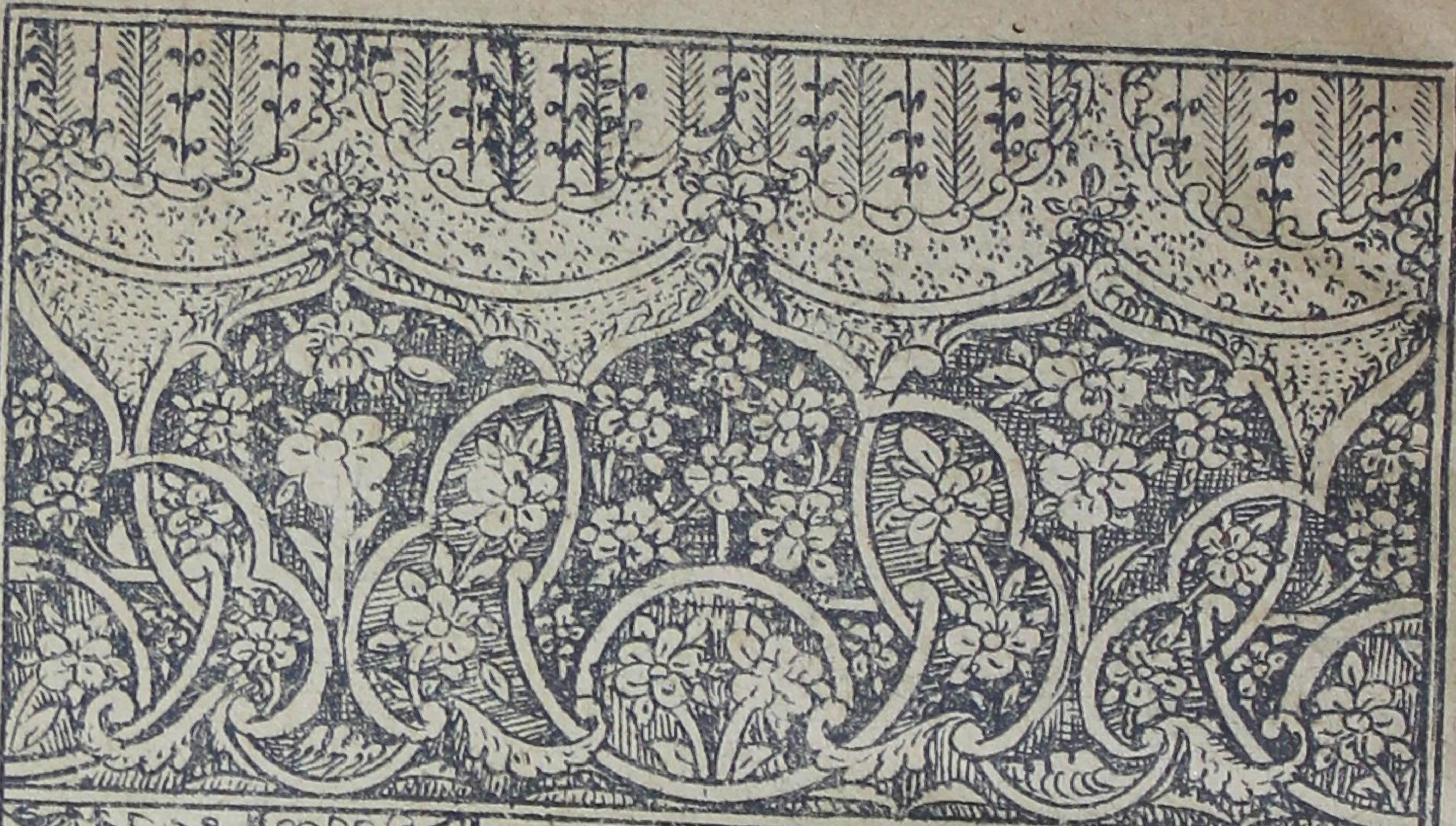
بسم اللہ الرحمن الرحیم

طفیل سرورِ عالم ہوا سارا جہان پیدا — زمین و آسمان پیدا مکین پیدا مکان پیدا

نہوتا گر فروغِ نورِ پاکِ رحمتِ عالم — نہوتی خلقتِ آدم نہ گلزارِ جنان پیدا

شہ لولاک کے باعث حبیبِ پاک کی باعث — جناب حق تعالیٰ نے کیا کون و مکان پیدا

ظہورِ ذاتِ اکرم سے فیوضِ خیر مقدم سے — نسیم بوستان پیدا بہارِ گلستان پیدا

رسول اللہ کی خاطر کئے جن و ملک حاضر — بنایا ماہِ انجم کو کئے ہیں بحر و کان پیدا

جمالِ حسن میں رعنا کمالِ خلق میں یکتا — کوئی پیدا ہوا ایسا نہوویگا یہان پیدا

انہیں کیواسطے آدم انہیں کیواسطے حوا
انہیں کیواسطے کافی گئی ہیں انس و جان پیدا

خاتم الانبیا ہوے پیدا — مجتبیٰ مصطفیٰ ہوے پیدا

صبح میلاد میں یہ شہرا تہا — آج خیر الوریٰ ہوے پیدا

اہل دین گرم تہنیت تھے بہم — دین کے رہنما ہوے پیدا

لعل لب پر دعائے امت تھی — جب حبیب خدا ہوی پیدا

کیون نہ ہوجای بخشش امت — وہ مجیب الدعا ہوے پیدا
ظلمت کفر وجہل دور ہوی — ایسے شمس الضحیٰ ہوے پیدا

پہر کی روز صبح دم ہاتفی
آپ صل علی ہوے پیدا

ہوی حضرت محمد مصطفی صل علی پیدا — ہوی حضرت رسول اللہ احمد مجتبی پیدا
جناب سید سادات باصد جلوہ رحمت — ہوی با عظمت و اخلاق باشان عطا پیدا
کیا پہلے تو سجدہ پہر دعای بخشش امت — ہوی حبیب صاحب لولاک محبوب خدا پیدا
تمامی بحر و بر روشن گئے نور تجلی سے — ہوی ایسے حبیب کبریا بدر الدجیٰ پیدا
شب میلاد مین اُس افتخار آفرینش کے — مبارکباد کا شہرہ سبہی عالم مین تہا پیدا
ہوی وہ خیر مقدم جلوہ فرما باغ امکان مین — کئے اللہ نے جنکے لئے ارض و سما پیدا
کیا مشرق تہی مغرب تلک دیار کب و گل روشن — ہوئے وہ خاتم پیغمبران خیر الوریٰ پیدا

جناب صاحب لولاک کی ماہنداہی ہاتفی
نہین کوئی ہوا ایسا نہین کوئی ہوا پیدا

جناب فخر عالم سید سرور ہوی پیدا — شفیع دردمندان شافع محشر ہوی پیدا
بجہانیکی لئی لب تشنگان روز محشر کے — سحاب رحمت حق صاحب کوثر ہوی پیدا
تولد وہ ہوی جنکی سبب سے باغ امکان مین — ملک حور و پری جن و بشر کثیر ہوی پیدا
ہوی وہ شاہ پیدا کہ جنکی خیر مقدم سے — یہ ہنگام تولد معجزے اکثر ہوی پیدا
بستر تاج فاخر وبدل اسرار ما وح — حبیب رازدار خالق اکبر ہوی پیدا
شب میلاد ختم المرسلین ہے نور کی جلوے — کنارے شرق سے مغرب تلک گہر گہر ہوی پیدا

خطاب خیر امت جنکی صدمہ سے ملا ہاتفی
زہے قسمت ہماری ایسے پیغمبر ہوے پیدا

واہ کیا جلوۂ اعجاز تھا آنا جانا
دیکھہ اُس جلوۂ رفتار کو حیران تھی ملک
عرش کبریٰ گئے دور کروڑوں منزل
ساعت چند مین دیکھو تو کہانتک پہونچے

شب اسرا مین عجب ناز تھا جانا آنا
حیرت دیدۂ پرواز بھتا جانا آنا
کیا ہی ممتاز سر افراز تھا جانا آنا
حق کی محبوب کا اک ناز تھا جانا آنا

ایسی معراج بھلا کس کو ملی ہے کافی
دلربایانہ اک انداز تھا جانا آنا +

سر کے بل چاہیئے ای اہل دلا یہان آنا
محفل مورد سلطان رسالت ہے آج
ہے ادب کو تو یہان دخل نہین یا نہین
قدر اُس محفل اقدس کی کوئی کیا جانی
عرش سے فرش تلک اللہ ری ہجوم ملکوت
حورین فردوس کی کہتی تھی زہے بخت سعید
آسیہ ہاجرہ و مریم و سارا حوا
محفل فرحت میلاد نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
گل فردوس کی ہتیا رحمایل کر کے
شہ لولاک کی میلاد کی محفل سے آج

الفت رحمت عالم مین ذرا یہان آنا
عین آداب سے باصدق و صفا یہان آنا
عطر آداب سے پوشاک بسا یہان آنا
حضرت آدم و حوا کا ہوا یہان آنا
اور جبریل کا وہ مژدہ رسا یہان آنا
ہم کنیزون کا عجب مخر ہوا یہان آنا
تہنیت گو تہین ہم اپنا ہوا یہان آنا
ہو نصیب اپنے تئین صبح و مسا یہان آنا
رکھ سبد سر پہ گروہ حور ا یہان آنا
عندلیبان جنان نغمہ سرا یہان آنا

شرف محفل میلاد کہین کیا کافی
ہم سمجھتے ہین شفاعت کا صلا یہان آنا

آنکھو مین تصور رہے مدینہ کی چمن کا
بیمار شفا پاتے ہین اُس خاک سے شفا ہے
یوسف کی شباہت سی ہوی الفت یعقوب

بہولا ہے چمن پیش نظر خلد بریں کا
بیمار ہون اُس پاک مدینہ کی زمین کا
اللہ رے عاشق تری حسن نگین کا

ای صلِّ علیٰ دوش پہ گیسوی معنبر — غیرت سے دہن بند ہی جہان نافہ چین کا
ہی پیش نظر یہ جو فروغ مہ کامل — دریوزہ گر نور ہی اوس صاف جبین کا
کیا وصف کرون صاحب کوثر کی عطا کا — آہ ہی نہین لب پہ کہین حرف نہین کا
پہونچا جو کوئی کوچہ محبوب خدا مین — گویا کہ مجاور رہا فردوس برین کا

امید ہے اسدم کرم شاہ اُمم سے
کاتب کو بہت ڈر ہے دم بازپسین کا

چمن خلد برین کا عکس ہے روئی محمد کا — لقب ہی جنت الماوا اسر کوے محمد کا
چھپے خورشید کو مغرب سی لائی کھینچکر بار — فلک پر شور ہے اعجاز قابوے محمد کا
لوائے حمد جب لیکر صف محشر مین آوینگے — کہلیگا حال اسدن زور بازوی محمد کا
قیامت کی سرپل سے وہ اک تیغ بران ہے — گزر جاؤنگا لیکر نام ابروئے محمد کا
ہنگام غیور اوسکے ہے اک بال سے نازک — خطر کیا ہے وسیلہ جب کیا موی محمد کا
صلہ مین حق تعالے سے امید ہشت جنت ہے — لکہا ہے وصف مین نے چار گیسوی محمد کا
شفیع عاصیان تم کو پیاسا دہان نچھوڑینگے — محبو حوض کوثر نام ہے جوے محمد کا
بچالینا الہی مجکو بدبوئے جہنم سے — کہ مین خود گردہ ہون اوصاف خوشبوی محمد کا

اگر خورشید محشر کچھہ میرے سر چڑھا کافی
تو کہدونگا کہ مین مداح ہون روئے محمد کا

لکھون کیا وصف مین شیر خدا کا — علی اعلےٰ در خیبر کشا کا۔
زیادہ فکر و فہم عقل سے ہی — ثنائے ابن عم مصطفےٰ کا۔
علی ہے پیشوا ہادی مولا — تمامی امت خیر الورےٰ کا
در حیدر کا جو کوئی گدا ہو — نہو محتاج وہ ظل ہما کا۔
کہین کیونکر نہ ہم مولا علی کو — کہ ہے ارشاد ختم الانبیا کا

شرف کحل الجواہر پر رکھی ہے
تولد وہ ہوے کعبہ کے اندر
ہوا اُس سے منور قصر عرفان
فضایل آلِ اُتے سے ہے ہویدا

یہ رتبہ ہے علی کے خاکپا کا
عجب رتبہ ہے شاہِ لافتا کا
وہ ہے سلطانِ ملکِ اولیا کا
سزاوارِ خطابِ قُل کفے کا

یہ کافی تو گدائے خاکِ پا ہے
جنابِ مستطاب مرتضےٰ کا۔

یہ گلستان تمامی ظہور کثرت کا
ہر ایک سبزۂ نوخیز باغ امکان مین
وہ ایسا صاحب اکبر ہے صاحبِ وسعت
اُسیکے قہر سے جلتی ہے آتشِ دوزخ
خصوص ہمپہ کیا اس طرحکا ایک کرم
بنایا اُمتی اپنے حبیب کا ہمکو
وہ شاد کشور لولاک وہ حبیب خدا
مہ سپہر شرف ذات مصطفائی ھے
شہ ولادت خیر الورا کی برکت سے
جہان مین خیر سعادت کی دہوم دہام ہوئی
نہوے کیونکہ زمان و زمین مین تسکین۔
دیا خدا نے اُنھین جو مراتب عالی
بغیر امت مرجوعہ شہ لولاک

خدائے پاک کی شمہ ہے ایک صنعت کا
زبان حال سے شاہد ہے اُسکی قدرت کا
کہ ہے حباب فلک جسکی بحر قدرت کا
اُسیکے مہر سے روشن ہے قصر جنت کا
کہوا دا نہ کبھی شکر اُس عنایت کا
دیا شرف شرف انبیا کی امت کا
کہ جنکے فیض سے تاہے تازہ باغ رحمت کا
فروغ عارض رحمت ہے نور حضرت کا
گریز کر گیا دنیا سے دن نحوست کا۔
ظہور کون و مکان مین ہے اس بشارت کا
جہان مین آیا قدم صاحب شفاعت کا
بیان ہو ہم سے کب اُس حد فضیلت کا
ملا خطاب بھلا کس کو خیر امت کا

عجب و سید کافی ہے واسطے اپنے
جناب سید سادات شان حمت کا۔

اس رخ پاک کا جس بزم مین چرچا ہوگا / در و دیوار سے وہان نور برستا ہوگا
کیون نہو غیرت برگ شجر طور زبان / جب میرے منہ مین ترا وصف سراپا ہوگا
جبہ صاف جبین جل سے علی پیشانی / شعلہ طور تجلی دیکھہ یہ ماتھا ہوگا
ماہ نو عید شفاعت کا چمک جائیگا / جسطرف حشر مین ابروکا اشارہ ہوگا
پھر تصور در دندان کا بندھا آنکھون مین / پھر در اشک میرا گوہر یکتا ہوگا
جو مدینے کے مکانون کی کریگا تعریف / ہی یقین اُس کا مکان جنت ماوا ہوگا
ہم کو امید قوی ہے کہ صف محشر مین / تیرے مداحون کا ایک رتبہ اعلےٰ ہوگا
اس قد پاک کی سایہ کا بندھا ہی جو خیال / اختر بخت عدم مین میرا چمکا ہوگا
حسن محبوب خدا کا ہے یہ حسن اعجاز / حشر تک ایک جہان والہ و شیدا ہوگا
تیرا کوچہ ہے عجب گلشن جاوید بہار / خوش نصیب آسکا کہ وہان گرم تماشا ہوگا
ہمصفیرو میرا احوال تو کہلا بھیجو / کوئی زوار مدینے کو بھی جاتا ہوگا
ناگہان رنج و محن سے جو رہائی پاوے / ہی یقین وہان لب جان بخش ہلاتا ہوگا
شان محبوبی سے جب آپ نکل آوینگے / روکش صحن چمن عرش کا عرصا ہوگا
جائینگے سوے چمن گنج قفس ہی چھٹکر / اپنی قسمت مین کوئی اور بھی ایسا ہوگا
کون کہتا تہا شفا ہوگی نصیب بیمار / کسکو امید نہی اس درد کو اچھا ہوگا
گو نہین ملک عدم مین اثر شمس و قمر / آپ کی سایہ کا وہان نور تجلے ہوگا

ہے مدینہ کی زیارت کا جو کافی مشتاق
یہ ارادہ میرا یارب کبھی پورا ہوگا۔

جسکو خدا نے واصف خیرالوریٰ کیا / کیا کچھ عطا کیا جسے سب کچھ عطا کیا
ایمان مومنین ہی حب محمدی / کیا کہئے اُس کو جسنے کہ ترک ولا کیا
ارواح مومنین ہی کامل اسلام / جسنے کہ جان و مال نبی پر فدا کیا

خلاق دو جہان ہی کلام قدیم مین
رفعت کی ساتھ ذکر رسول خدا کیا

اور اُس خدائی پاک نی ایمان والونکو
حکم درود مصطفوی کو عطا کیا

وہ ذی نصیب رہگیا ایوا ہی بے نصیب
جس نے متاع وصل ہی نا روا کیا

کیا خوش نصیب ہونگی جو ذرات ہر گھڑی
اخبار حال مصطفوی کو سنا کیا

جسنے جی اقامت جنت اُسی ملے
جسنے وطن مدینہ حضر مین جا کیا

آل جناب مصطفوی پر پڑھو درود
انکو خدا نے خیر وشہ انبیا کیا

بھیجو درود زمرۂ اصحاب پر مدام
اللہ نے ہمارا انہین پیشوا کیا

کافی ہزار شکر کے رب کریم نے
اپنے حبیب کا مجھے در کا گدا کیا

جو پناہ سید کون و مکان مین آگیا
وہ بلا شک حق تعالی کی امان مین آگیا

جسنے حضرت کا وسیلہ دستویز اعلی لیا
مین یہ کہتا ہونکہ وہ دار الامان مین آگیا

رحمۃ للعالمین جس روز سے پیدا ہوگیا
اور ہی اک فیض کا عالم جہان مین آگیا

ہوگیا کیا رشک جنت یہ گلستان جہان
جبسی اُس گل کا قدم اس گلستان مین آگیا

فیض انوار قدوم سید ابرار سے
نور کا عالم زمین و آسمان مین آگیا

جب تصور بندہ گیا نظرون مین روئے پاک کا
دیدۂ مشتاق گلزار جہان مین آگیا

یہ نہین ممکن جلاوی آتش دوزخ اُسے
کلمۂ دین محمد جس زبان مین آگیا

اُس تبسم کا تصور مسکرانے کا خیال
صورت آب بقا اُس نیم جان مین آگیا

جب کہا کافی قسیم حوض کوثر کی ثنا
آب کوثر کا دہان مدح خوان مین آگیا

احسان و کرم ہے وہ کیا کیا نہین کرتا
وہ کونسی رحمت ہے کہ مولا نہین کرتا

اُس گلشن امکان مین نہین برگ کو جنبش
جبتک کہ ہوا کو وہ اشارا نہین کرتا

تدبیر عقیلان جہان فعل عبث ہے
کوئی خط تقدیر مٹایا نہین کرتا

بے تیرے عنایات کی او معطی مطلق
مطلب کو میرے کوئی بہی پورا نہین کرتا

وہ کونسی مشکل ہے میرے خالق اکبر
آسان جسے لطف تمہارا نہین کرتا

پہر جسکو قدرت سی میرے کھولدے یارب
یہ عقدہ مشکل جو کوئی وا نہین کرتا

بجز رحمت و بخشش و غفران کوئی مرہم
زخم دل صد چاک کو اچہا نہین کرتا

یارب تیری درگاہ مین بجز رحمت عالم
ہین اور کسیکا تو وسیلہ نہین کرتا

اُس صاحب لولاک رسول عربی کی
خاطر میرے اللہ تو کیا کیا نہین کرتا

اس اُمت عاصی کو معاصی کی سبب سے
اللہ رے ستار کہ رسوا نہین کرتا

مقبول شفاعت وہ نبی صاحب کوثر
کچہہ ہمسے دریغ اپنی دعا کا نہین کرتا

یہان اور وہان اُمت عاصی کی رہائی
وہ کونسا ہے روز کہ چاہا نہین کرتا

اپنا یہ عقیدہ ہے کہ حضرت کی دعا مین
وقفہ میرے اللہ تو اصلا نہین کرتا

دے بہر دعائے نہوئی مطلب کافی
بجز عشق نبی اور تمنا نہین کرتا

ہوئی پیدا رسول قدر دان مکہ و بطحے
حبیب کبریا عزت رسان مکہ و بطحے

ہوئی پیدا جناب رحمت للعالمین احمد
امین باعث امن و امان مکہ و بطحے

ہوئی پیدا وہ نورانی لقا محبوب ربانی
ہوا اُٹہ نسے منور ہر مکان مکہ و بطحے

ہوئی پیدا جناب مصطفے با طلعت زیبا
ہوی اُس خیر مقدم سی خزان مکہ و بطحے

کوئی پیدا ہوا ایسا نہ ہوویگا کوئی کافی
قسم کہاتا ہون مین باعز و شان مکہ و بطحے

قیامت تہا وہ صدیق جگر افگار کا رونا
تڑپنا شکل بسمل اور وہ ہر بار کا رونا

کہون کیا گریہ صدیق محراب عبادت مین
کہ شرمندہ تہا جس سے ابر دریا بار کا رونا

زبان حال سے گرم بکا تھے مسجد و منبر
پڑا تھا شیر تھا حضرت کے یار غار کا رونا

فلک کو بھی ہلاتا تھا ملک کو بھی رُلاتا تھا
وہ اس دربار عالیجاہ کے حضّار کا رونا

لکھوں کیا اس بیان سے دل ہوا جاتا ہے دو ٹکڑے
اثر رکھتا ہے یاران شہ ابرار کا رونا

فرشتے آسمانوں پر ہے گرم فغاں سنکر
جناب مصطفیٰ کے عترت اطہار کا رونا

تمامی حاضران وقت کو بیتاب کرتا تھا
ابوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ علیؓ ہر چار کا رونا

ہوا اور نہ دیکھیں گے وہ آنکھیں آتش دوزخ
رلاتا ہے جن کو حب احمد مختار کا رونا۔

بس اے کافی قلم کو تھام لے آگے کو لکھنا ہے
ہلال کشتۂ غم ہجر کے بیمار کا رونا

کچھ نہ کام آیا دل مضطر تڑپنا لوٹنا
تھا عبث بے فائدہ سب یہ تڑپنا لوٹنا

مرغ بسمل کی طرح یہاں خاک پر لوٹے تو کیا
چاہئے خاک مدینے پر تڑپنا لوٹنا

چہچہے کرتے ہیں صحن گلستان میں ہمصفیر
ہم ہیں دام غم میں اور اکثر تڑپنا لوٹنا

شام سے ہے نالہ شبگیر تا وقت سحر
آہ بر لب صبح سے دن بھر تڑپنا لوٹنا

کیا کہیں ہم اے صفیرو دل کی بیتابی کا حال
برق سے بھی ہے زیادہ تر تڑپنا لوٹنا

اس تڑپنے لوٹنے سے دل میرا بھرتا نہیں
ہو قبول خالق اکبر تڑپنا لوٹنا

صورت موج طلاطم یا الٰہی کر عطا۔
از برائے صاحب کوثر تڑپنا لوٹنا

ہو نصیب کافی عاصی الٰہ العالمین
دیکھکر وہ گنبد اخضر تڑپنا لوٹنا

لب جان بخش سے کیا خوب بیان فرمایا
حب الفت کی حقیقت کو عیان فرمایا۔

اُس لب لعل کے اور کام و زبان کی صدقے
جس زبان سے یہ سخن جان جہان فرمایا

اہل ایمان کے لئے وہ تو کلام حق ہے
تمنے جو افضل پیغام بران فرمایا

شب فرقت میں ہوئے عید محبون کیلئے
مژدہ وصل شفائے دل و جان فرمایا

گو کہ ہم آپ تڑپتے ہیں شبِ فرقت میں
کل کا وعدہ تو بھلا آپ نے ہاں فرمایا

قابلِ نار ہوا جس کو کہا ناری ہے
وہ بہشتی ہے جسے اہلِ جناں فرمایا

رشکِ فردوس ہوا دیرِ کہن اے کافیؔ
جب سے یہاں سرورِ عالم نے مکان فرمایا

بروزِ حشر یا رسولِ خدا
ہمیں دو شفا یا رسولِ خدا

تمنا ہی دل کی یہ مولا میرے
دکھا دو لقا یا رسولِ خدا

نہیں ہی سہارا الجز تم سوا
میرے مصطفیٰ یا رسولِ خدا

قبر میں عذاب ہوگا دل پر میرے
تمہیں لو بچا یا رسولِ خدا

نہ شاہی سے مطلب نہ دولت سے کام
قدم ہو عطا یا رسولِ خدا

اگر آمدینے کو دیکھوں کبھے
کروں دل فدا یا رسولِ خدا

بلا لو مدینہ میں کافیؔ کو اب
تیرا ہے گدا یا رسولِ خدا

سراپا وہ صلِ علیٰ اُنکا تھا
کہ ہر عضو حسن تجلی نما تھا

حبیبِ خدا کا جمالِ مکرم
ہزار اور تحسین حمد و ثنا تھا

بہارِ لطافت میں بے مثل ثانی
گلِ بے خزاں عارضِ مصطفیٰ تھا

مدور جو کہنے میں چہرہ کا عالم
وہ تدویر سے بھی ورائُ الورا تھا

وہ صلِ علیٰ گندمی رنگ اونکا
کہ عارض رخِ عالمے نور کا تھا

چمکتا تھا کیا نور حسنِ صباحت
فروغِ ملاحت دمکتا ہوا تھا

مزین تھا پیراہن اعتدالی
خوش اندام اندامِ خیر الورا تھا

وہ جسمِ مبارک کی روشن بیاضی
کہ سرچشمۂ نورِ جبیر فدا تھا

وہ دندان و لبِ غیرتِ درمکنون
وہ حسنِ تبسم کا عالم نیا تھا

وہ بحر تبسم میں موج لطافت
کہ دریوزہ گر جس کا آب بقا تھا
وہ حسن ادا کہ زبان سے ادا ہو
تبسم میں اُن کے جو حسن ادا تھا

کرے اُس شمایل کا کیا وصف کافی
سراپا سہر خوبون سے بھرا تھا۔

رہی حسرت کہ گیسو کو نہ دیکھا
سر زلف معنبر کو نہ دیکھا
نہ پوچھو کشتۂ دیدار کا حال
فروغ عارض گلگو نہ دیکھا
رہے اکثر کف افسوس ملتے
مگر اُن ہاتھ کو ہمنے نہ دیکھا
ہزارون کے تڑپنے کا تماشا
قفس مین تونے وہ گلگو نہ دیکھا

بھلا سے کہئے کہ کیا دیکھا جہان مین-
اگر کافی نے تم کو یہان نہ دیکھا

ایہا العشاق شیدائے جناب مصطفیٰ
عین ایمان ہے تولائے جناب مصطفیٰ
روکش گل گشت جنت ہی اگر ہو دی نصیب
شغل اوصاف سراپائے جناب مصطفیٰ
لاکھ خورشید قیامت کو تصدق کیجئے
ہر سر یک نور سیمائے جناب مصطفیٰ
باعث ایجاد طاق جنت فردوس ہے
طاق ابرو قوس زیبائے جناب مصطفیٰ
اہدب الاشفار جنکے وصف مین ار دہا
ہین وہ مژگان صف آرائے جناب مصطفیٰ
ہی نصیب العین جن کے کحل مازاغ البصر
ہے وہ زیبا چشم رعنائے جناب مصطفیٰ
مظہر نور الٰہی جسکا اصل ہے علیٰ
بینی اقدس معلائے جناب مصطفیٰ
چشمۂ آب بقا تسنیم و کوثر سلسبیل
رشحۂ لعل شکر خائے جناب مصطفیٰ
عارض حوران جنت کو نہ دیکھے آنکھ بھر
والہ حسن کف پائے جناب مصطفیٰ
آنکھ خورشید قیامت سے لڑائین لاکھ بار
عاشقان چشم رعنائے جناب مصطفیٰ
حور و غلمان بنکے اسکے تماشائی ہوئے
جو ہوا محو تجلائے جناب مصطفیٰ

گر جنون بھی ہو تو عشق احمدیکا ہو جنون
ہو اگر سودا تو سودا ہے جناب مصطفےٰ

رات دن ہے یہ دعائے کافی شوریدہ حال
گر عطا یارب تو لائے جناب مصطفےٰ

چمکا جہان مین جب مہ اقبال مصطفےٰ
ماہ سپہر ہو گیا پامال مصطفےٰ

اک زلزلہ سا کوشک کسریٰ مین پڑ گیا
چمکی جو برق شوکت اجلال مصطفےٰ

دعویٰ ہوا ہے کان جواہر کا گو شکو
سنکر حدیث لعل پر افضال مصطفےٰ

بس آرزو یہی دل حسرت زدہ کی ہے
سنتا رہے شمائل احوال مصطفےٰ

کافی ہے اپنے واسطے گر منکر و نکیر
دکھلائیں لاکے قبر مین تمثال مصطفےٰ

پیدا ہوئے وقت سحر محمد مصطفےٰ
فخر ملک فخر بشر حضرت محمد مصطفےٰ

با جلوۂ نور ضیا با شان اجلال آمد
پیدا ہوئے والا گہر حضرت محمد مصطفےٰ

اس تہنیت کی دہوم تھی مشرق سے تا مغرب تلک
پیدا ہوئے گیا نامور حضرت محمد مصطفےٰ

پیدا ہوئے شاہ عرب شاہ عرب محبوب رب
با شان رحمت جلوہ گر حضرت محمد مصطفےٰ

کافی ہوئے پیدا ابھی با صد ہزاران آگہی
برج رسالت کی قمر حضرت محمد مصطفےٰ

جس کو عشق سید کونین و مکان حاصل ہوا
اہل ایمان مین اسکا مرتبہ کامل ہوا

ہو وہی اہل جہان مین اہل اسے دوستو
الفت خیر الوریٰ مین جو کوئی بیدل ہوا

مسکن حب رسول اللہ جس کا دل ہوا
وہی عارف وہی کامل اور وہی واصل ہوا

حرز جان جس نے کیا اسم رسول اللہ کو
اسکے اوپر سے تمامی درد و غم زایل ہوا

یون ہوا وارد حدیث صاحب لولاک مین
جو مکان کوئی جہان مین قابل محفل ہوا

ہے سعید دو جہان وہ جو کوئی لیل و نہار
نعت اوصاف رسول اللہ کا شاغل ہوا

اور اہل بزم نے بھیجا وہاں مجھ پر درود
نور رحمت اُن سبھوں کی جا بجا شامل ہوا

نوح کی کشتی ہے حب اہلبیت مصطفےٰ
پا ساحل مقصد یہ دیکھو بچا اسمیں جو داخل ہوا

رحمت عالم کا اے کافی وسیلہ جب کیا
حل وہ آسان واہ واہ کیا عقدۂ مشکل ہوا

مجمع احمدی پڑھ نعت سنانے آیا
کفر کو توڑ سبھی دین بتانے آیا

نعت وہ چیز ہے رکھ گوش کو سننے جانے
فاسقوں کی تئیں ترتیب سکھانے آیا

سچ ہے فرمان جنے اجلو مشرک بیشک
اُن کو کر پند مسلمان بنانے آیا

مشتہ کو غل نہ کرو آج بر آمد میں شغل
اور ہے راست دل وہ جا لیجانے آیا

جنکو ظاہر ہے جہاں معجزے اظہر والے
گر سنا واعظ ابر الگ دلکو لگانے آیا

مومنو مجمع عفار میں کیا روشن
ادب تعظیم سکھا اور پڑھانے آیا

بادشہ مہر و مہ انجم کو تو اقدام ہبا
بندہ کافی بھی سر اپنا جھکانے آیا

ہے جو اس دل کا مدعا یارب
اپنی رحمت سے کر عطا یارب

بطفیل نبی رسول کریم
ہو اجابت میری دعا یارب

اب تو اس طرح میں پڑا ہوں
ہوں مری مشکلیں روا یارب

اور یہ بھی تیرے جہاں میں ہے
اب کفایت کی التجا یارب

یعنی نظم نسیم جنت میں
ہوگئی ہم کہیں خطا یارب

اپنے پیارے حبیب کے صدقے
اس خطا کو بھی بخشنا یارب

ہو نفس در کار کافی ہو
نعت اوصاف مصطفےٰ یارب

بال پر و اسلئے گئے اڑ کر مدینہ کی قریب
میں نکھیتا کس طرح سے پر مدینہ کی قریب

پا شکستہ ناتوان بی توشہ راہ گم کردہ ام
کاش پہونچا دے کوئی رہبر مدینہ کے قریب

آہ قسمت گر مرا تائید پر ہوتا نصیب
مین پہنچتا اب تلک جا کر مدینہ کے قریب

روضہ اقدس کو با چشم ادب دیکھا کرون
دے مکان گر خالق اکبر مدینہ کے قریب

اس دیار جان فزا مین کاش ہم پائے وطن
پھرتے رہتے روز و شب اکثر مدینہ کے قریب

میرے جسم ناتوان کو بر سر سیل سرشک
تو جو پہونچے موج چشم تر مدینہ کے قریب

جتنے ہین وہ ساکنان روضہ خلد برین
پھرتے رہتے ہین جو وہ اکثر مدینہ کے قریب

آہ دردا او دریغا حسرتا و احسرتا
کاشکے میرا بھی گھر ہوتا مدینہ کے قریب

وجد کی عالم مین جاتا لوٹتا آنکھون کے بل
دیکھ کر وہ گنبد اخضر مدینہ کے قریب

سنتے جنات تجری تحتہا الانہار ہے
ہے جو نہر صاحب کوثر مدینہ کے قریب

ایک دم کے دم مین گر چاہے خدائے ذوالکرم
اڑ کے پہونچے کاشفی مضطر مدینہ کے قریب

خدائی کے لائق سزاوار یا رب
سبھی جزو کل کا خبردار یا رب

کرون کس سبب کا سہارا بھروسہ
تو ہی خضر سب کا مددگار یا رب

تیری رحمت کا ہزارون کروڑون
روان ہے یہان بحر زخار یا رب

کرون کس زبان سے بھلا حمد تیرا
زبان مین نہین تاب گفتار یا رب

دل افسردہ تشنہ کام جان ہمن
زبان خشک ہون صورت خار یا رب

عطا کر مری آرزوئے دلی کو
تمنائے دل کی خبردار یا رب

خبیر و علیم و سمیع اور ناظر
یہ سب وصف تیری نمودار یا رب

نہین تیرے اوصاف کی حد و غایت
کہانتک کرے کوئی اظہار یا رب

تو ہی منعم و معطی ہر عطا ہے
کری جود و بخشش بھی بسیار یا رب

مجھے بخش دے اے بڑے رحم والے
ترا نام ستار و غفار یا رب

ترے در سے محروم جائے نہ کوئی
نہیں تجھ سوا اور دیار یا رب +

لیلۃ القدر ہے یہاں جلوہ نما آجکی رات — صبح عید ہے یہاں پردہ کشا آجکی رات

شب قدر صبح عید کو یہاں کیا رتبہ — ہے شب مولد محبوب خدا آجکی رات

گرم عشرت تھے ہم اہل زمین وحش وطیور — تہنیت گو تھے ہم اہل سما آجکی رات

ہے شگفتہ ہوائے طرب و عیش و سرور — غنچہ خاطر ارباب ولا آجکی رات

انبیا شیوۂ تسلیم بجا لاتے ہیں — مولد صاحب لولاک میں آ آجکی رات

دنگ ہے پیر فلک چشم کواکب حیران — جلوہ گستر ہے یہ کچھ نور ضیا آجکی رات

دست مشاطہ قدرت نے لیا اپنا تھام — دیکھ اس عارض تابان کی ضیا آجکی رات

صورت سایۂ دیوار ہے زیر مولا — ہے شب قدر بھی سرگرم دعا آجکی رات

روئے پرنور پہ وہ گیسوئے مشکین کی بہار — ظلمت نور کا کیا رنگ لڑا آجکی رات

ہو کے موسیٰ سے ہم دست بغل وحدتین — گر پڑے دیکھ جو مولا کی ضیا آجکی رات

روکش وادیٔ ایمن ہے زمین مولا — کون آتا ہے یہاں پردہ جلا آجکی رات

بطفیل شب میلاد نبی ای کافی
کیجئے عرض دعا ہاتھ اوٹھا آجکی رات

تخت مولد پہ جس نے قدم آجکی رات — دوش کعبہ نے لیا جسکا علم آجکی رات

تاج طٰہٰ بسر و تیغ فتحنا بہ کمال — آیا کس دھوم سے وہ شاہ امم آجکی رات

مولد صاحب لولاک میں ہیں گرم طراز — انبیا حور و ملا آئے ہوں ہم آجکی رات

آمد احمد مختار کی ہیبت یہ اٹھی — سر کے بل گر گئے عالم کے صنم آجکی رات

گر گئے تخت شیاطین و سلاطین ہین — اور کسرا کا ہوا قصر علم آجکی رات

کفر کا فتنہ کی جو دفتر ہیں یہہ دیکھا باہم — سجدہ شکر میں تھے لوح و قلم آجکی رات

بطفیل شب میلاد دعا کر کافی
جوش رحمت پہ ہے دریائے کرم آجکی رات

بروز جمعہ جو بہت درود و صلوات — نہووے کیونکہ اُسے نار دوزخی سے نجات
کہا خدا نے پڑہو مومنو نبی پر درود — بس اب ہمیں تو یہ درود درود ہے طاعات
گر آرزوئے قبول دعا ہوا ہے لوگو — بروز جمعہ پڑہو تم درود ہر اوقات
دعا کے ساتھ نہووے اگر درود شریف — نہووے حشر تلک بہی بر آمد حاجات
قبولیت ہے دعا کو درود کی باعث — یہی درود کی باعث کرامت برکات
درود جمعہ بلاواسطہ پہنچتا ہے — بگوش پاک جناب نبی ستودہ صفات

خدائے پاک سے یہ آرزو ہے کافی کی
درود سرور عالم پہ پہنچے دنرات

سرت گردم بمیدان شفاعت — نظر فرما بخواہان شفاعت
جبینت مطلع خورشید احسان — جمال ماہ تابان شفاعت
سرافرازی بتاج عز و تمکین — سزاوار بایوان شفاعت
سحاب رحمت بر فرق عالم — محیط مکرمت کان شفاعت
برای تشنگان روز محشر — وجودت ابر نیسان شفاعت
گرفتارم باسقام جرایم — علاجم کن بدرمان شفاعت
چہ بیم از آفتاب روز محشر — بہ ظل مہر تابان شفاعت
گدایان درت را یاد آری — بروز حشر بر خوان شفاعت

بحال کافی مسکین کرم کن
کہ شایانی بسامان شفاعت

وہ مہر پر ضیا مہر نبوت — وہ نور با صفا مہر نبوت

حبیب خاص اپنے مصطفیٰ کو / خدا نے کی عطا مہر نبوت
بجانِ بین دو شانہ تھی نمودار / بصد تزئین کیا مہر نبوت
نشانِ خاتم پیغمبران تھی / وہ مہر کبریا مہر نبوت
حروفِ کلمہ طیب تھے منقوش / منقش حبذا مہر نبوت
بہ زیر پیرہن حضرت نبیؐ کی / رہی جلوہ نما مہر نبوت

سنی کافی نے جو اوصاف خاتم
کہا صلِ علیٰ مہر نبوت

زیارت گاہِ عالم مکا مکانِ مولدِ حضرت / شعارِ اہل ایمان ہے بیانِ مولدِ حضرت
مدینہ اور کعبہ میں ہمیشہ یہی چرچا ہے / ہوئی کیا خوب ثابت عز و شانِ مولدِ حضرت
ہوئی ریاے ساوا خشک فارس کی بجھی آتش / ہوا کیا کیا عیان اعجاز آن مولدِ حضرت
ملی ہے بولہب تک ہی خبر اشادی ہو لڑکی / تمہیں کیا کچھ ملے گا دوستان مولدِ حضرت
عجب کیا ہے کہ پاویں اس خوشی میں جنت الماوا / سبھی ہیں اہل محفل شادمان مولدِ حضرت
یقین اہل عقیدت کو ہے ایسی ہی بشارت سے / رہے گا حشر تک باقی نشان مولدِ حضرت
ہوئی پیش تیراسو پر میلاد حضرت کو / وہی پر نور ہے اب تک مکان مولدِ حضرت
وہاں تک سائل امن و امان کا دخل رہتا ہے / جہاں رہتا ہے مذکور زبان مولدِ حضرت
ہوا فتواے علمائے عرب سے مسئلہ ثابت / اٹھو تعظیم کو وقت بیان مولدِ حضرت
کہاں تک تو صلہ لیگا جناب حق تعالیٰ سے / بشارت تجکو ہو اے مدح خوان مولدِ حضرت

نہ از کحل جواہر ہے مری آنکھوں کی کافی
اگر مل جائے خاک آستان مولدِ حضرت

صلِ علیٰ نبیؐ کا نور شب ولادت / تھا مخزن تجلی نور شب ولادت
مشرق سے تا مغرب گھر گھر ہوئی تجلی / ایسا چمک رہا تھا نور شب ولادت

موسیٰ بھی منتظر ہے اُس نور کی جھلک کے — افسوس پر نہ پایا نور شب ولادت

کسریٰ کے قصر پر تھا اک زلزلہ نازل — وہاں برق بنکے چمکا نور شب ولادت

کونین ہے منور اُس نور کے سبب سے — ہے نور عالم آرا نور شب ولادت

بصرہ کے قصر دیکھے کچھ ایسے آمنہ نے — ایسا تھا جلوہ فرما نور شب ولادت

ادریس اور عیسیٰ تھے مانگتے دعائیں — ہم دیکھیں مصطفے کا نور شب ولادت

فارس میں مدتوں سے آتش جو شعلہ زن تھی — بجھ ہی گئی جو دیکھا نور شب ولادت

ہنگام ذکر مولد گر دل لگا کے دیکھو — کرتا ہے دلہ جلوہ نور شب ولادت

کانپا تھا لات و عزا اور سرنگوں ہبل تھا — ہیبت یہ ساری لایا نور شب ولادت

جب مولد نبی کی پڑھتی رہی روایت — پیش نظر ہے گویا نور شب ولادت

یہ محفل نبی ہے مولود کی خوشی ہے — مومن کو ہے ہنسایا نور شب ولادت

انوار خیر و برکت آثار امن و راحت — دکھلا رہا ہے کیا کیا نور شب ولادت

انکار بزم مولد ہے جس کسی کا مذہب — ہے اُسکی جان پہ شعلہ نور شب ولادت

امداد روز بد میں تاریکئی لحد میں
کافی کا ہے وسیلہ نور شب ولادت

پیدا ہوئے رسول خدا مومنو صلوات — اُس صاحب لولاک پہ ہر دم کہو صلوات

پیدا ہوئے وہ صاحب لولاک شاہ دین — کر عرض اُس جناب میں اور مدحگو صلوات

پیدا ہوئے وہ سید سادات مجتبےٰ — ہے امر جنکے واسطے کہتے ہوی صلوات

پیدا ہوئے وہ باعث ایجاد کائنات — حضرت کی جان پاک پہ ایدوستو صلوات

پیدا ہوئے وہ خاصہ درگاہ مصطفےٰ — یارب تیری حبیب پہ ہر بار ہو صلوات

پیدا ہوئے وہ صاحب معراج معجزات — دن رات اُس جناب میں ہدیہ کرو صلوات

کافی ہے حل مشکل دارین کے لئے — اُس نام پر مدام لکھو اور پڑھو صلوات

شان معراج ہے کیا جلوہ نما آجکی رات
کیا لکھوں صل علیٰ صل علیٰ آجکی رات

دہوم ہے فرش سے تا عرش شب اسرا کی
تہنیت گو ہین ہم ارض و سما آجکی رات

تا شگفتہ ترے نالہ کو کرے غنچہ دہن
گرم رفتار ہے گلشن مین صبا آجکی رات

شب معراج کی وہ تیرہ شبی کا عالم
چشمہ خضر کا مقصود ہوا آجکی رات

قاب قوسین بہی ہے قرب جناب نبوی
خلوت خاص مین پڑہتا ہی رہا آجکی رات

ہے جہان محفل معراج نبی کی ترتیب
خود بدولت ہی وہان جلوہ فزا آجکی رات

صاحب کو شرطہ کے لئے ہے کیا کیا
حق تعالے کی عنایات و عطا آجکی رات

حور و غلمان و ملائک تہی سبہی شوق کیساتھ
محو نظارہ محبوب خدا آجکی رات

دیکھہ اُس محفل اقدس کی بہار سامان
یاد آتا ہے مدینہ کا سما آجکی رات

روضہ پاک پہ عید شب اسرا کی بہار
چشم مشتاق مین ہے جلوہ نما آجکی رات

غیرت آتش گل جلوہ گری جہاڑ و کی
حبذا السرو چراغان کی ضیا آجکی رات

جا مین گی محفل معراج لیکر بلد کافی
اُسکے مداح شفاعت کا صلہ آجکی رات

درد غم سے دل مرا ہو جائے خالی الغیاث
دیکھلون گر روضہ عالیکی جالی الغیاث

ہے یہی مرہم مرا اس سینہ صد چاک کا
ہے یہی کافی علاج انہ حالی الغیاث

یا شفیع المذنبین یا رحمۃ اللعالمین
خاص محبوب خدا سلطان عالی الغیاث

آجتک پیدا ہوا تم سا نہو ویگا کبہی
آپ ہین سرور ریاض ہمتا لی الغیاث

یہ دل پژمردہ ہی مدت سی تاراج خزان
لطف سے تجھو بہار تازہ حالی الغیاث

آرزو یہ ہے درِ دولت پہ تیرے ابتد
ہو مہیا مدح خاک پاک یا سکالی الغیاث

کوئی رو کی یا اٹھاوی سر یہ اٹھنیکا نہین
اب تو کافی ہی ترے در پر اُٹھالی الغیاث

ہے نور فشاں طرفہ بہارِ شبِ معراج
خورشید تھا افشاندہ بہارِ شبِ معراج

فردوس میں اور نئے پھول کھلائے
جس وقت چلی بادِ بہارِ شبِ معراج

جولانگہِ افلاک بس شوکت شان ہے
ہے گرم عناں شاہ سوارِ شبِ معراج

کیا رات الٰہی کیا رات تھی وہ عین تجلی
جز نور نہ تھا دود و بخارِ شبِ معراج

محبوب خدا تو چمن عرش بریں تھا
جبرئیل نہ ہو کیونکہ نزارِ شبِ معراج

دوزخ سے ہوئی امت عاصی کی رہائی
کیا ہم کو ملا خوب ثمارِ شبِ معراج

کافی ہے مرے واسطے بخشش کا وسیلہ
مداحی سلطان دیارِ شبِ معراج

جبریل کا کچھ بڑھ گیا رتبہ شب معراج
لینے کو جو حضرت کو وہ آیا شب معراج

کی شانہ کشی گیسوی محبوب خدا میں
عمامہ کو سر پر یہ سجایا شب معراج

محبوب کی آمد کی فلک پر جو خوشی تھی
تھی حور و ملک سارے صف آرا شب معراج

رخسار کی آگ کف ہائے نبی سے
اس طرح سے حضرت کو جگایا شب معراج

پہنا ہی تھا جس کو کسی نے کبھی آگے
وہ خلعت پر نور سجایا شب معراج

اللہ ری اس حسن ملاحت کی تجلی
موسیٰ کو بھی غش دیکھ کر آیا شب معراج

یوسف بھی گئے بھول صباحت کا وہ عالم
اس حسن ملاحت کو جو دیکھا شب معراج

وہ چین جبین اور وہ جنوں کی ادائیں
مژگان صف آرا کا وہ جلوا شب معراج

انداز سیہ چشمی میں سرخی کی وہ ڈورے
مازاغ کے سرمہ کا تجلی شب معراج

لعل لبِ جاں بخش میں اعجاز کا جلوہ
تھا غیرت اعجاز مسیحا شب معراج

وہ حسن تبسم میں بہار لب و دندان
وہ دو شیہ گیسو کا لہرا شب معراج

ادھر نہ اٹھی ناز بھری آنکھ دگر
دکھلائے قیامت کا تماشا شب معراج

کھلایا جو اک جلوۂ حسن قد بالا
تھا عالم بالا تہ و بالا شب معراج

کہدیتے اویس قرنی وہ بھی تو دیکھے — یہان جلوۂ دیدار ہی کیا کیا شب معراج

یوسف نبی نہ پایا نہ وہ یعقوب نے دیکھا — جو آپ کا تہا حسن سراپا شب معراج

وندان شکستگی کیا کو کرے جانکو تصدق — کیا عاشق جانباز ہی ستوا شب معراج

اُس صاحب معراج کا مداح ہے کافیؔ
اللہ بھی مشتاق ہے جسکا شب معراج

شب ولادت ختم پیغمبران ہے آج — شب ولادت سردار سروران ہے آج

شب ولادت مخدوم مرسلان ہے آج — شب ولادت مقصود کن مکان ہے آج

شب ولادت محبوب کبریائی ہے — شب ولادت ممدوح قدسیان ہے آج

حبیب خاص خدا کی ہے یہ شب میلاد — شب ولادت سلطان انس و جان ہے آج

وحوش و طیر ہے جس شب بہم نوید رسان — یہ وہ شب شرف افزائے ہر مکان ہے آج

یہ رات ہے شب میلاد رحمت عالم — تمام عالم امکان شادمان ہے آج

کیا ہے فصل بہاری نے ہر چمن میں ظہور — نسیم فیض سے ہر باغ گل فشان ہے آج

زمین مہبط نور سرور حسن شب — یہ وہ شب سبب عیش جاودان ہے آج

شب دوازدہم یہ ربیع الاول ہے — شب ولادت فخر جہانیان ہے آج

بفیض ذکر شب مولد رسول کریم — گہر فشان لب مداح ہر زبان ہے آج

ولادت نبوی کی خوشی مین اسے کافیؔ
ہر اہل محفل مولود درود خوان ہے آج

نبی کی ذات ہے کیا مظہر صلاح و فلاح — محیط فیض اتم مصدر صلاح و فلاح

گدا ہوا جو کوئی باب مصطفائی کا — ہے اُن کی زیر نگین کشور صلاح و فلاح

قبول حسن عمل کے لئے درود شریف — عجیب طرح کا ہے زیور صلاح و فلاح

بیان نعت شریف جناب شاہ امم — زبان کی تیغ کا ہے جوہر صلاح و فلاح

بہارِ نعتِ مبارک کا عین ہوا غوص
یہی ہے میری لئے دفترِ صلاح و فلاح

لکھا ہے مینے یہ دیوان بمدحِ ختمِ رسل
لگی ہی ہاتھ عجب گوہرِ صلاح و فلاح

کیا خدا نے جو کافی کو مدح خوانِ نبی
عطا کیا بخدا افسرِ صلاح و فلاح

رحمتِ عالم سے ہے ایوانِ جنت کا رسوخ
باعثِ خیر الوریٰ کی ہے شفاعت کا رسوخ

واسطے ذاتِ مبارک صاحبِ لولاک کے
ہے عیان قصرِ سپہر کاخ جنت کا رسوخ

حق تعالیٰ نے دیا ہے خیرِ امت کا خطاب
ہو گیا حضرت کی باعث کیا اس امت کا رسوخ

انجمِ افلاک کی بنیاد بھی ہیدنہ انہی
تھا یہی ختمِ رسالت کی رسالت کا رسوخ

مظہرِ فیضِ اتم ہے سرورِ عالم کی ذات
وہاں شفاعت کا وسیلہ یہاں ہے انکا رسوخ

مومنو ایمانِ کامل اونسے حاصل کر لیا
جسکو حاصل ہو گیا انکی محبت کا رسوخ

ہر بلائے مبتلا کی دور ہونیکے لئے
ہم کو ہے کافی وسیلہ نعتِ حضرت کا رسوخ

رخ حبیبِ خدا ہی دو عالم آرا چاند
کہ جسکی نور سے روشن ہی ہر ستارا چاند

ظہورِ نورِ رسولِ خدا کی باعث سے
ہوا ہی مہرِ درخشان و آشکارا چاند

سپہرِ حسن پہ روی شریف کی آگے
سہا کی شکل ہے ادنیٰ سا ایک تارا چاند

جبین کے نور پہ خورشید لاکھ بار نثار
ہلال ناخنِ پائے نبی پہ وارا چاند

تجلی شبِ معراج کی نہ لایا تاب
فلک سی گر گیا اس رات مین کنارا چاند

بجز اشارۂ انگشتِ صاحبِ لولاک
دوبارہ پھر نہ فلک پر ہوا دوبارا چاند

پڑی ہی شرق سے تا غرب دھوم ای کافی
کہ آسمان پہ سوئے زمین اتارا چاند

بہارِ خلد ہے روئے محمدؐ
شمیمِ جان فزا روئے محمدؐ

سہی سرو ریاض ہمیشالی　　قد رعنائے دلجوئے محمدؐ
نہ دیکھا ہو زمین پر جس نے فردوس　　وہ آکر دیکھ لے روئے محمدؐ
کوئی پیدا ہوا ایسا نہ ہوگا　　عدیم المثل ہے روئے محمدؐ
ہمین ہے وہ جگہہ محراب طاعت　　جہان ہے ذکر ابروئے محمدؐ
دل وحشی ہے زنجیرین توڑاتا　　بشوق یاد گیسوئے محمدؐ

بس اب کافیؔ ہے آگے جائے ادب
کہان تو اور کہان روئے محمد

نام حضرت پہ لاکھ بار درود　　بے عدد اور بے شمار درود
ہم کو پڑھنا خدا نصیب کرے　　دم بدم اور بار بار درود
کون جانے درود کی قیمت　　ہے عجب دُر شاہوار درود
مومنو آپ پڑھے جاؤ　　با ادب اور با وقار درود
تا بکے عشق گل مین نوحہ گری　　گل سے بہتر ہے ای ہزار درود
جائے مرہم ہے دل فگار و بکا　　راحت جان بیقرار درود
نزع مین گور مین قیامت مین　　ہر جگہہ یار غمگسار درود

جو محب نبیؐ ہے اسے کافیؔ
چاہیئے اُس کو بار بار درود

عاصیو جرم کی دوا ہی درود　　کیا دوا ہین کیمیا ہی درود
سب عبادات مین ہے شمول ریا　　پر عبادات بیریا ہے درود
ایک ساعت مین عمر بھر کے گناہ　　کرتا معدوم اور فنا ہے درود
حشر کی تیرہ گی سیاہی مین　　نور ہے شمع پر ضیا ہے درود
چھوڑیو مت درود کو کافیؔ　　راہ جنت کا رہنما ہے درود

کیا کروں لیکے ہزاران جہاں کا تعویذ
سچ تو یہ ہے کہ زبان بندی اعدا کے لئے
بہر رفع مرض و زحمت و رنج و کلفت
تم پڑھو صاحب لولاک پہ کثرت سے درود

نام حضرت ہے مجھے حفظ و امان کا تعویذ
ہو گیا وصف نبی مری زبان کا تعویذ
ڈھونڈھتے پھرتے ہیں وہ لوگ کہاں کا تعویذ
ہے عجب ورد نہاں اور عیاں کا تعویذ

بجد انکو بجز ورد درود و صلوات
کوئی کافیؔ نہ ملا راحت جاں کا تعویذ

سنا جب بست غیر آیا وہاں چاک گریباں پر
یہ کس کے مسکرانیکا تصور دل میں آیا تھا
تکلف برطرف یہ تیری دیوانہ کا عالم ہے
دکھائی تیرہ بختی نے نہایت ظلمت فرقت

نظر یہاں غیرت الفت نے کی تاراج اماں پر
کہ بجلی نور کی سی رات بھر گرتی رہی جاں پر
کہ جانا و جاں کے عالم میں ہی خار بیاباں پر
نظر کر اب تو وہ رشک قمر شام غریباں پر

قفس میں ہم اسیروں کا یقیں ہاں اے کافیؔ
کھلا ہے دیدۂ امید ابتک لطف یزداں پر

ہو سکے کس سے بیاں آپ کی شان اعجاز
نرگس گلشن مازاغ ہے وہ چشم شریف
ماہ کیا حشر کا خورشید کریں دو ٹکڑے
تھا جو گلدستۂ گلزار تجلی وہ قد
بحر اعجاز تمامے حرکات و سکنات
پشت آہو پہ ٹھہرا تو اٹھی اس سے شمیم
سوزن گم شدہ صدیقہ نے پائی اپنے
پائے اقدس کا نشان حشر تلک باقی ہے
ہے شفا بخش مریضان جہاں اے کافیؔ

کیا کہوں شان سراپا ہے وہ آن اعجاز
موئے مژگان مبارک رگ جان اعجاز
آئین گر برسر اعجاز بیان اعجاز
سایہ سے دور رہا سرو روان اعجاز
ذات محبوب خدا مخزن کان اعجاز
دست حضرت تھا عجب مشک فشان اعجاز
کھل گیا کچھ یہ تبسم جو دہان اعجاز
جس جگہ سنگ ہے پشت نشان اعجاز
لب اعجاز کا وہ آب دہان اعجاز

دل مشتاق کی ہے آرزو بس | کہ ان قدموں پہ دیجے جان تو بس
تڑپنا لوٹنا اس خاک در پر | یہی حسرت یہی ہے آرزو بس
ملے گر خاک صحرائے مدینہ | دل صد چاک ہو جائے رفو بس
کبھی ڈھب ہو رسائی اس گلی تک | یہی کوشش یہی ہے جستجو بس

تمامی ہمصفیر منزل کو پہونچے
فقط پہونچا نہ کافی آہ تو بس

گل سے کچھ الفت نہ مجکو گلستاں سے اختصاص | ہے مگر مدح شفیع عاصیاں سے اختصاص
جو ہوا مشغول اوصاف جناب مصطفے | اسکو حاصل ہو گیا اہل جناں سے اختصاص
ہو نکو میں خوشہ چین خرمن مدح شریف | ہے مدیح خاتم پیغمبراں سے اختصاص
تجربہ کی بات ہے جسنے کیا ورد درود | اس نے حاصل کر لیا امن و اماں سے اختصاص

کب تلک شوق زباں ہے چل مدینہ کی طرف
یہاں کی الفت چھوڑ کافی کر وہاں سے اختصاص

رسول مجتبے ہیں صاحب حوض | حبیب کبریا ہیں صاحب حوض
وہ کیسا حوض جس کا نام کوثر | کہ جسکے مصطفے ہیں صاحب حوض
مقام شکر ہے ای خیر امت | ہمارے رہنما ہیں صاحب حوض
برای تشنگان روز محشر | بنے شکر خدا ہیں صاحب حوض
ادہر ہے شعلہ زن دوزخ تو کیا ہے | ادہر بحر عطا ہیں صاحب حوض
نہ آنے دینگے ہمکو نار دوزخ | برائے اشقیا ہیں صاحب حوض

تمامی درد و رنج و غم میں کافی
ہمارے تو دوا ہیں صاحب حوض

جب تلک باہم ہوا ہے جسم و جاں کا ارتباط | نعت حضرت میں رہے میری زباں کا ارتباط

صاحب لولاک کو پیدا نہ کرتا گر خدا
کاہیکو ہوتا زمین و آسمان کا ارتباط

خوش نہین آتا ہے کوئی شعر اب اسکی سوا
ہو گیا مدح نبی مین مدح خوان کا ارتباط

صدمۂ فرقت مین کب تک دیکھیے [illegible]
نالۂ شبگیر سے آہ و فغان کا ارتباط

چل مدینہ سے طیبا کو چھوڑ کر شہر وطن
اس مرادآباد سے کاشفؔ کہان کا ارتباط

سنا ہی جب سے اسم حضرت خیر الورا شافع
مقام فخر ہم کو مل گیا ہی کیا بڑا شافع

سناتا ہون یہ مژدہ مین تو اہل کبائر کو
کہ ہین ہم سب کے محشر مین حبیب کبریا شافع

دکھایا تمنے جس کو گور مین دیدار ای سرور
بچاؤ قبر کی ظلمت سی اسے بدر الدجی شافع

پڑھے جاؤ درود اس رحمت عالم پہ ای لوگو
کہ جنکا نام احمد ہے محمد مصطفی شافع

ہوا ثابت یہ نص لو یعصمک سی اسے کاشفؔ
کہ مقبول شفاعت ہین وہ محبوب خدا شافع

نور ایمان ہوا درود شریف
در افشان ہوا درود شریف

جسنے حب دلی سے ہو ثابت
باوضو ہو پڑھا درود شریف

پالیا دو نو جہان مین وہ دولت
اس کا شافی ہوا درود شریف

نا تو ایسا ہوا نہ ہووے گا۔
اس کا ہادی ہوا درود شریف

دوستو ہو گا سب مین وہ غالب
جس سے راضی رہا درود شریف

گرچہ عاصی سے کچھہ نہین طاعت
لیک حامی ہوا درود شریف۔

ہو رضا جس مین ہو خدا راضی
ہم کو کاشفؔ ہوا درود شریف

ہر مرض کی دوا درود شریف
دافع ہر بلا درود شریف

ورد جس نے کیا درود شریف
اور دل سے پڑھا درود شریف

حاجتین سب روا ہوئین اسکی
ہی عجب کیمیا درود شریف

آفتاب سپہر ایمان سے ہے
گوہر پر ضیا درود شریف

آپ کی ساتہ حشر مین ہوگا
جسنے اکثر پڑہا درود شریف

جو محب جناب احمدؐ ہے
اسکا مونس ہوا درود شریف

اے صبا تو ہی جا کی پہنچا دے
بر در مصطفیٰ درود شریف

توشۂ راہِ آخرت کیجے
کافیؔ بے نوا درود شریف۔

صلّی علی کرامتِ پیراہن شریف
کیا تازہ تر ہے صورتِ پیراہنِ شریف

کون و مکان کا جس سے معطر دماغ ہے
وہ جان فزا ہے نگہتِ پیراہنِ شریف

ملبوس خاص حضرت خیر الوریٰ کا ہے
کر لیجئے زیارتِ پیراہنِ شریف

ہے صاحبِ لباس سی عزت لباس کی
راحت ہے ہم کو عزت پیراہنِ شریف

ہے یہ مقام مرجع قدوسیان مدام
ہے جس جگہہ اقامتِ پیراہنِ شریف

ملبوس خاص آج تلک مندرس نہین
ہے یہ دلیل صحبتِ پیراہنِ شریف۔

درپردہ ہے یہ رویت لباس سے
اہل یقین کو رویت پیراہنِ شریف

لازم ہے بلکہ واجب آفات مومنو۔
خدمت باہل خدمتِ پیراہنِ شریف

کافیؔ کی ہی دعائی دلی مستجاب ہو
یارب طفیل برکتِ پیراہنِ شریف

مجکو تڑپاتا ہے بیحد ہے مدینہ کا فراق
ہر سحر ہر شام روز و شب مدینہ کا فراق

مغنے پرواز ہے افسوس بے بال و پری
ورنہ مرغ دل اوڑہاتا کب مدینہ کا فراق

آہ تڑپاتا ہے شکل طائر بے بال و پر
شعلہ زن ہوتا ہے دلمین جب مدینہ کا فراق

یاغیاث المستغیثین رحمت اللعالمین
ہو مبدل وصل سے یارب مدینہ کا فراق

گرچہ ہون اگر غم رنج والم کا مبتلا
ہے مگر ہر درد سے اغلب مدینہ کا فراق

یا الٰہی زندگی مین ہے جو یہ سینہ کا داغ
گو مین بھی ہو چراغ شب مدینہ کا فراق

گر میری مشکل کو آسان ہی کریم کارساز
ہے ملائے جان کافی اب مدینہ کا فراق

ہے آیت رفعت ورفعنا لک ذکرک
یا رایت شہرت ورفعنا لک ذکرک

اللہ نے بخشا ہی حبیب اپنے نبی کو
کیا خلعت و شوکت ورفعنا لک ذکرک

وہ صاحب لولاک نبی ختم رسل کی
ہی نوبت و دولت ورفعنا لک ذکرک

منشور رسالت پہ شہنشاہ امم کی
طغرا ہے یہ آیت ورفعنا لک ذکرک

اللہ کے محبوب نے کس دہوم سے پایا
یہ منصب وعزت ورفعنا لک ذکرک

ہے شمع فروز بشر جن وملائک
تا روز قیامت ورفعنا لک ذکرک

ہے رایت جان قوت روان اہل ولا کو
گل بانگ بشارت ورفعنا لک ذکرک

اُس صاحب شمشیر وعلم تاج لواکا
ہے نغمۂ رایت ورفعنا لک ذکرک

لکھتے ہین ملایک وہ محمد ہے محمد
ہے جنکی تلاوت ورفعنا لک ذکرک

کیونکر نہ کرون نام محمد کا وظیفہ
ہے گرم اشارت ورفعنا لک ذکرک

وہ ذاکر مداح نبی واسطے تیرے
کافی ہے یہ حجت ورفعنا لک ذکرک

کلمہ گویون کو ہوئی کیا ہی بشاشت حاصل
اور اُس مژدہ جان بخش سے فرحت حاصل

کیا شرف کلمۂ طیب کو خدا نے بخشا
صدق دل سے جو پڑہے ہو اُسی دولت حاصل

ہو منور روضہ رضوانکی اگر خواہش ہے
ورد کلمہ سے کرو خلد کی نعمت حاصل

ذکر کلمہ کا عجب فیض ہے سبحان اللہ
جس سے ہوتی ہے دل و دین کو قوت حاصل

اور سیراب ابد کام دہان مومن
عقل کو نور ضیاء روح کو راحت حاصل

منکر کلمہ طیب کے لئے دوزخ ہے
جو مقر ہے اُسے فردوس کی حشمت حاصل

اپنے محسن شہ لولاک کے صدقے **کافی**
جس کی باعث سے ہوی دین کی دولت حاصل

ہوئے پیدا رُخ تنویر عالم
محمد صاحب توقیر عالم

ہوئے پیدا وگر پیدا نہوتے
نہوتی مطلقاً تعمیر عالم

فیوض خیر مقدم سے نبی کے
کچھ اور ہی ہوگئی تاثیر عالم

ہوئے پیدا وہ جنکے واسطے سے
کھنچا تھا خاکہ تصویر عالم

ہوئے پیدا کلید گنج رحمت
جناب مصطفیٰ اکسیر عالم

سلیمان کے لئے بخشا خدا نے
برائے چند دار وگیر عالم

برائے نظم احکام شریعت
انھین دی حشر مین جاگیر عالم

یہ طول نعت وصف شاہ لولاک
بہت کوتاہ ہے تقریر عالم

نگاہ عین رحمت یا نبی ہو
بحال **کاشفی** دلگیر عالم

شب ولادت حضرت مین تھی خوشی کی دہوم
تمام خلق مین تھی مولد نبی کی دہوم

پڑا تہا عالم ملکوت مین خوشی کا جوش
ملائکون مین یہ بسم تہی مبارکی کی دہوم

وحوش و طیر و ملک گرم تہنیت تہے بہم
جہاڑ کوہ و بیابان مین تہی اُسیکی دہوم۔

ہر ایک غنچہ گل پر تہا جوش حسن بہا
چمن چمن مین تہی شادی و خرمی کی دہوم

ظہور نور تجلی شب ولادت مین۔
اُٹھا رہا تھا یہ عالم مین روشنی کی دہوم

یہ سُننکے آمد انوار حسن مصطفوی۔
ملک سرو مین سے ہے خورشید خاوری کی دہوم

ازل سے تا بہ ابد اور زمین پہ تا بفلک
رہے اُس جناب کی ختم پیمبری کی دہوم

گرے زمین مدائن پہ کنگرے اُس کے
پڑے تباہی پہ ایوان کسروی کی دہوم

خزان رسیدہ جو تہے برگ تہے وہان اشجار
تہے جب تلک بجہان لا الہ اللہ۔

زبان حال سے تہی اونیہ تارگی کی دہوم
اوسی کے سات تہی نام محمدی کی دہوم

جو دہوم دہام سے ہے حضرتی مالکی کافی
جہان مین ایسی ہوی ہی نہین کسیکی دہوم

السلام ای بطفیل تو بہار عالم
السلام ایکہ ز فیض شرف مقدم تو
السلام ایکہ زمین برکات ذاتت
گرنبو دجہان جلوہ شاہ لولاک
گشت ویرانہ گیتی ز قدومت گلشن
ہست ذاتت بہ یقین رحمت عالم شاہا

جلوہ شام وسحر نقش نگار عالم
سرمہ چشم ملک گشت غبار عالم
ہست پیدا ہمہ تسکین و قرار عالم
روئی خورشید ندیدی شب تار عالم
ہست آباد ز فیض تو بہار عالم
چون نباشد بدر پاکت تو بار عالم

کافی تشنہ لب از لطف تو خواہد آبے
اے ز ابر کرمت تازہ بہار عالم +

ہوئے تو حبیب رحمان خدا کا اونپر درود دایم
کہین ہم ہوں کی جن وانسان خدا کا اونپر درود دایم
ہوسے تولد حبیب رحمت سے جنکا اونے سا باغ جنت
اوسیکے باعث ریاض رضوان خدا کا اونپر درود دایم
ہوسے تولد نبی اکرم مقیم رحمان عرش اعظم
انہین سے روشن سپہر عرفان خدا کا اونپر درود دایم
ہوسے تولد وہ خاصہ حق ہوا جہان پر ضیا و رونق
ہین مظہر نور فیض یزدان خدا کا اونپر درود دایم

ہوئے تولد حبیب اعلیٰ ہوئے تولد صفی اصفیا
شفیع و ملجائے اہل عرفان خدا کا اونپر درود دایم
ہوئے تولد شفیع محشر ہوئے تولد قسیم کوثر
ہوئے شگفتہ ریاض رضوان خدا کا اونپر درود دایم

ہوئے تو وہ خیر مقدم یقین مطیب بدل مکرم
یہ دور کافی ہے نور ایمان خدا کا اونپر درود دایم

عرش برین ایوان محمد صلی اللہ علیہ وسلم
وہ محبوب خدا ہیں ہژدہ ہزار عالم کا سبب ہے
وہ سلطان ہیں تمام رسل کا مولا ہادی جزو کل
با ہمہ وسعت روضۂ جنت ہے ایک ادنی محفل حضرت
ہیں وہ شفیع روز محشر ہیں وہ قسیم حوض کوثر
باعث حسن جن و بشر ہے موجب نور شمس و قمر ہے
آدم و سلیمان و موسیٰ اور فلک تک چوتھی پر عیسیٰ
آپ کفیل کار کرامت آپ شفیع روز قیامت
جن و بشر میں سب دنیا میں جو رو ملک سب اہل سماء میں
مظہر رحمت مصدر رافت مخزن شفقت عین عنایت
رحمت عالم اسکا لقب ہے خلعت آدم کا وہ سبب ہے
جان مری کیا جان جہان کی اور بہا باغ جنان کی
غرق معاصی مرد عاصی چاہتے ہو گر اپنی صلاح کی

خلد سرا بستان محمد صلی اللہ علیہ وسلم
سبحان اللہ شان محمد صلی اللہ علیہ وسلم
رحمت حق بر جان محمد صلی اللہ علیہ وسلم
ہیں بحد سامان محمد صلی اللہ علیہ وسلم
سب کچھ ہے شایان محمد صلی اللہ علیہ وسلم
مہر رخ تابان محمد صلی اللہ علیہ وسلم
ہیں مہمان خوان محمد صلی اللہ علیہ وسلم
ہیں بحد احسان محمد صلی اللہ علیہ وسلم
جاری ہیں فیضان محمد صلی اللہ علیہ وسلم
ذات محمد جان محمد صلی اللہ علیہ وسلم
ہے کیا عالی شان محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کیجئے سب قربان محمد صلی اللہ علیہ وسلم
چھوڑ نہ مت دامان محمد صلی اللہ علیہ وسلم

بہر شفاعت درد و مصیبت اور بلائی رنج و فلاکت
کافی ہے دامان محمد صلی اللہ علیہ وسلم

خاص محبوب خدا ختم رسالت پہ سلام
عین رحمت شافع روز قیامت پر سلام

ہے جبین عالم ارواح محفوظ شریف
پر ضیا پر نور سیمائی سیادت پر سلام

حبذا اصل علےٰ چین جبین با صفا
نور کی دریائے امواج لطافت پر سلام

چشم پر ابرو بعینہ مد ہے سورہ صاد کا
دو نو ابروئے مبارک کی شہادت پر سلام

وصف جن آنکھوں کا قول اکحل العین ہے
اس مکحل نرگس باغ نزاہت پر سلام

میم ما زاغ البصر ہے مردم چشم شریف
اس سویدائے دل عین بصارت پر سلام

مصحف رخسار حضرت مظہر انوار غیب
روئے اقدس مطلع صبح صداقت پر سلام

اس لب جان بخش کی حسن تبسم پر درود
اس لب دندان کی لمعان و براقت پر سلام

واہ کیا انگلی سے قرص ماہ دو ٹکڑے کیا
آپکی اعجاز انگشت شہادت پر سلام

حبذا حسن سراپائے جناب مصطفےٰ
اس ملاحت اس صباحت اس وجاہت پر سلام

عرض کیجے **کاظمی** مشتاق ہر لیل و نہار
صاحب لولاک سلطان شفاعت پر سلام

سید کائنات خیر الانام
اُن کے اوپر ہزار بار سلام

طاق ایوان آفرینش کا
ہے انہیں کے سبب قیام و نظام

بے نظیر و جہان بحسن جمال
ہے بے مثال البشر بہ خاص و عام

کیا لکھوں نعت صاحب لولاک
عقل و دانش ہے قاصر و ناکام

عین ایمان ہے آپ کی الفت
ہے یہی دین اور یہی اسلام

ذات پاک شفیع محشر کا
ہے وسیلہ ہمیں بروز قیام

بہ جناب نبی حبیب خدا
ہدیہ رحمت و درود و سلام

کشتہ شوق **کاظمی** مشتاق
بھیج لیل و نہار صبح و شام

یا نبی تم پہ بار بار سلام
روز اول سے لیکے تا بہ ابد
شب معراج میں خدا نے کیا
یہ بھی تہوڑا ہے آپکے خاطر
عزت اہل بیت پر صلوٰۃ
عرض کرتا ہے یا رسول اللہ

سب بے عدد اور بے شمار سلام
آپ پر روز سو ہزار سلام
اپنے محبوب پر نثار سلام
بھیجے گر کروڑ بار سلام
ہر یہ روح چہار یار سلام
کافی خستہ و نزار سلام

لب جان بخش کے جواب کا
مجھ سے عاصی کو انتظار سلام

السلام انجانم در رسالت السلام
السلام اے ماہ کامل بر سپہر اصطفا
السلام اے پیشوائے جادۂ صدق و صفا
السلام اے جوہر آئینہ خلق عظیم
السلام اے خسرو اقلیم و اعطا و سخا
السلام اے مردم عین حیا در روئے محیا
السلام اے مخزن الطاف و افضال و کرم
سید سادات و فخر انبیا ختم رسل
اے فروغ عارضت مغنی ز طٰہٰ آشکار
قاصرم از شرح حرفے از کتاب حسن تو
ہر امید یک جواب از لعل بخشائے تو
اے جناب اہل بیت سید کونین مکان
السلام اے چار یار با صفا ارکان دین

السلام ای مطلع انوار رحمت السلام
السلام ای مہر رخشان جلالت السلام
السلام ای ہادی راہ ہدایت السلام
السلام ای گوہر بحر فتوت السلام
شہریار کشور آباد شفاعت السلام
دیدۂ احسان را عین بصیرت السلام
مصدر اعطا و ابذال عنایت السلام
سرور کونین و سلطان رسالت السلام
وے حبیب مظہر نور ہدایت السلام
گر بگویم یا نویسم تا قیامت السلام
صد ہزاران جان مشتاقان بہ بیت السلام
مہبط آثار تطہیر طہارت السلام
مجمع جود و حیا صدق عدالت السلام

بندۂ کاسفؔ بخدام جناب مصطفےٰ
میکند معروضہ ہر ساعت بساعت السلام

ہوئے پیدا سپہر آفرینش کے مہ تابان — کہ روشن ہوگیا جنکے سبب سے عالم امکان
ہوئے پیدا جناب خاصۂ درگاہ ربانی — نبی صاحب براہان رسول صاحب قرآن
ہوئے وہ صاحب لولاک پیدا جنکی باعث سے — فروغ انجم اختر بہار روضۂ رضوان
ہوئے پیدا رسول حق حبیب خالق مطلق — کہ جن کے حب الفت ہی بہار گلشن ایمان

جناب رحمت عالم کی کیا ہے ذات اے کاسفؔ
جناب خلق کے لایق جمال حسن کے شایان

جس کو کچھ حب مصطفےٰ ہی نہین — اُس کے ایمان کا پتا ہی نہین
جو نہین تابع رسول اللہ — تابع امر کبریا ہی نہین
ہے وہ یکتائے عالم ایجاد — اُسکا ثانی کوئی ہوا ہی نہین
خبر رہ رسم دین مصطفوی — دوسرا مسکن صفا ہی نہین
شب معراج مین کہان پہونچے — اُس جگہ گفتگو کی جا ہی نہین
ایخدائے کریم تیرے سوا — دوسرا اعطی و عطا ہی نہین
کر عطا میرے مطلب دل کو — تجھسے مطلب کوئی چھپا ہی نہین
جز ترے آستان رحمت کے — اہل حاجت کی التجا ہی نہین۔

اب تو غیر از زیارت نبوی
اور کاسفؔ کا مدعا ہی نہین۔

مژدہ باد ای عاشقان خد و خال حور عین — طالبان جنت حسن و جمال حور عین۔
سید کونین پر بھیجا کرو اکثر درود۔ — ہے اگر منظور جنت مین وصال حور عین
کیا فضیلت ہے درود پاک کی صل علےٰ — حق تعالیٰ ہمکو بخشیگا جمال حور عین۔

جلوہ انگشت سے عالم کو دیوانہ کرین
خامۂ شوریدہ سر کب تک لکھے جاویگا تو
وصف اسکا کیجئے جسکے سبب حاصل ہوا
چند انام چند اصل علے اصل علے
آفتاب حسن محبوب خدا اسکے سامنے
عکس نور مصطفائی سے ہوا آراستہ

چند ناز و ادائے غنچۂ لال حور عین
وصف خال حور عین و وصف خال حور عین
یہ جمال حور عین و یہ کمال حور عین
روئے پاک مصطفیٰ رشک جمال حور عین
ایک ذرہ ہے یہ سب حسن و جمال حور عین
باغ رضوان قصر جنت خد و خال حور عین

جس کسیکو ہو زیارت صاحب لولاک کی
وہ نہ لاویگا کبھی کافی خیال حور عین

السلام ای شہ لولاک حبیب یزدان
السلام اے شرف و عزت نوع انسان
السلام اے زگلستان بہار رحمت
السلام اے مہ کامل بہ سپہر ارشاد
السلام اے برخ تو مہر سپہر اجلال
السلام اے شرف حسن و جمال خوبی۔
ای شہنشاہ رسل بر در قصر جاہت
رفعت ذکر تو خورشید جہان شہرت
ایکہ دریوزہ گر انند زبحر کرمت

السلام ای انجمن حسن بہ یاض احسان
السلام اے سبب موجب ایجاد جہان
ہست برگ گل خوشرنگ بہ یاض رضوان
جلوہ آیت رحمت زکلامت تابان
از لب لعل تو صد چشمۂ کوثر جوشان
لمعۂ عکس رخت خوبی ماہ کنعان
باہمہ عزت و اقبال سلیمان زمان
عظمت خلق تو ثابت زنصوص قرآن
منبع معدن و ہم قلزم و ابر نیسان۔

گر نگاہ بہ کنی گاہ زعین اعجاز
مشکل کافی دلریش بگردد آسان

امید بوسہ پائے نبی مین
بجائے نقش پا مین کاش ہوتا

رہی کیا کیا یہ حسرت اپنی جی مین
یہی کہتا ہون ہر دم بیکلی مین

رسول اللہ کے الطاف و اخلاق
پڑہے ہے جب یہ کتاب ترمذی مین

ہوا ثابت نہ ہوگا مثل ان کے
ملک جن و بشر حور و پری مین

رلاتی ہے اسے شوق رہائی
تڑپتا ہے اسیر مخلصی مین

نکلتے ہین تمامی حسرت دل
اگر مر جائین ہم انکی گلی مین

سناتا تہا ماجرا سے شعلہ طور
دکہایا اسنے یہ عالم ہنسی مین

قد عالم کی کچھہ نسبت نہ پاوے
صنوبر سرو و شمشاد و سہی مین

کہون کیا حال کافی ہم صفیرو
پہنسا ہو جب سے دام بیکسی مین

نبی اکرم سب نبیے امین ہین۔
شفیع الورا خاتم المرسلین ہین

وہ ایسے نبی ہین کہ جنکے سبب سے
زمین و زمان اندر آسمان و مکین ہین

وہ ہین بحر زخار احسان رحمت
وہ سب خلق کی بہتر و برگزین ہین

اس عالم مین غم خوار ہم عاصیونکا
بروز جزا شافع المذنبین ہین

سلام صلوٰۃ درود تحیت
انہین کیلئے ہدیہ دائمین ہین

مدارج مراتب جو ان کو ملے ہین
کسی دوسرے کو نہین ہین نہین ہین

ملا ہم کو کیا خوب کافی وسیلہ
ہمارے نبی رحمت العالمین ہین

جس کے باعث ہوی جہان روشن
اور خورشید و آسمان روشن

مشرق و مغرب و جنوب و شمال
دین احمد سے ہر مکان روشن

خوبی حسن مصطفائی سے
حسن خوبی کا گلستان روشن

ہے فروغ جمال احمد سے
قصر ہستی کا تابدان روشن

شب اسرا مین اُسکے قدمونسے
ہوگیا گلشن جنان روشن

ہمین وہ شرع شریعت نبوی
نعت اوصاف مصطفےٰ مین ہے

جس سے ہو بزم انس و جان روشن
یا الٰہی میری زبان روشن

بحر دیگر مین لکھہ غزل کافی
ہووے تا روح اور روان روشن

جدہر کو رونق افزا وہ بہار باغ رضوان ہو
تمامی کوچہ و بازار نکہت سے گلستان ہو

سواری جسطرف اُس شکرین گفتار کی گذرے
تو اُس صحرا کا ریگستان تمامی شکرستان ہو

پڑی ہے تو جدہر کو لعل لب پر دُرِ دندان کا
وہانکے سنگریزوں سے ہویدا دُر مرجان ہو

اگر وہ کھولدے گیسوے مشکین کو شب مین
نکایک اختر بخت شب یلدا درخشان ہو

کوئی گل باغ امکان مین کہلا ہی او رہوا پیدا
کہ جسکے واسطے پیدا بہار باغ امکان ہو

حسینان جمیلان جہانسے انکو کیا نسبت
کہ جنکی حسن کا ادنے سا پرتو ماہ کنعان ہو

ہلال ناخن انگشت والا کی اشارے سے
عجب کیا ہے کہ دو ٹکڑے نہ قرص ماہ کنعان ہو

اگر دوش صبا تہا روان تخت سلیمانی
براق رحمت عالم فلک پر گرم جولان ہو

کلیم اللہ کا معراج کوہ طور پر ہووے
رسول اللہ کا معراج فرش عرش رحمان ہو

وسیلہ جو کرے حضرت کا درگاہ الٰہی مین
اگر کیسی ہی مشکل سخت تر ہو سہل آسان ہو

مدینہ کیطرف پہونچون تو پہونچون مقصد دلکو
حصول راحت جان فروغ دین ایمان ہو

اسیر دام حرمان ہون کمند یاس کا قیدی
میری اللہ میرے مشکل کشا دشوار آسان ہو

الٰہی یا الٰہی یا اللہ العالمین یا رب
میرے حال پریشان پر عنایات فراوان ہو

دکہا دے بلدۂ طیب دکہا دے روضۂ اقدس
دکہا دے گنبد اخضر کہ تسکین دل و جان ہو

دکہا دے وہ بہی دن یارب کہ حاضر ہو کے کافیؔ
جناب مصطفےٰ کے آستانہ پر غزل خوان ہو

رسول مصطفےٰ تم ہو نبی جن و انسان ہو
کریم جود عالم ہو شفیق دردمندان ہو

سپہر عظمت اخلاق کے ہو نیر اعظم
سحاب رحمت حق ہو مجسم نور رحمان ہو

شفیع روز محشر ہو قسیم حوض کوثر ہو
محیط مرحمت ہو مطلع انوار احسان ہو

سزاوار خطاب رحمۃ للعالمین ہو تم
بانگشت شہادت خاتم ختم رسولان ہو

وانگشت شہادت آپ کی بھی یا رسول اللہ
کہ جسکی ایمان سے دوپارہ ماہ تابان ہو

اگر انگشت والا سے اشارہ ایک ہو جائے
مری ہر عقدۂ مشکل کا کھلنا سہل آسان ہو

قدوم عرش منزل رونق افزا جس زمین پر ہے
پگھل کر موم ہو کیسا ہی سنگ سخت تر وہان ہو

میرے سر پر گرا ہے کوہ غم ای رحمت عالم
نہ ہر بار غم فریاد کرتا ہون پر آسان ہو

اگر ٹھکرائیے پای مبارک کی اشارے سے
ابھی راہ عدم کو کوہ قاف غم گریزان ہو

عجب کچھ اضطراب دل ہے حیرت میں ہے نادان
شفیق بیکسان امیری بھی درد و انکا درمان ہو

سر کافی فدائے خاکپای اطہر اقدس
دل جان کفایت تمہ لاکھون بار قربان ہو

ہے جو یہ چند اصلو علیہ وسلمو
اور امیر کبریا صلو علیہ وسلمو

حق تعالی کیطرف سے امر استمرار ہے
ہے یہ حکم خدا یما صلو علیہ وسلمو

رحمت اللہ ہی مصروف صلوۃ السلام ہے
پھر ملایک کی الٰہا صلو علیہ وسلمو

بعد ازان با عین رحمت خالق معبود ہے
حکم ہم سبکو دیا صلو علیہ وسلمو

کیا ہی منشور تعظیم کمال شان ہے
از ابتدائے مصطفی صلو علیہ وسلمو

فرض ہے حضرت نبی پر بھیجنا صلوات کا
شک نہین اسمین ذرا صلو علیہ وسلمو

مومنو حکم خدا بجان لاؤ یکا
ہے کلام کبریا صلو علیہ وسلمو

ہی بخیل رحقا جو شخص کہتا ہی نہین
سنتے ہین نام اپکا صلو علیہ وسلمو

ہے عجب یہ نسخۂ اکسیر توقیر سلطان
چند اصلی علی صلو علیہ وسلمو

اور یہی ہے لکھا اسکے لئے یہ دعا
از جناب مصطفی صلو علیہ وسلمو

کیون نہ اس ابیت پہ ہو جان و دل کافی نثار
دین و ایمان ہے مرا صلو علیہ و سلمو

یا الٰہی حشر مین خیر الوریٰ کا ساتھہ ہو	رحمت عالم جناب مصطفےٰ کا ساتھہ ہو
یا الٰہی ہے یہی دن رات میری التجا	روز محشر شافع روز جزا کا ساتھہ ہو
یا الٰہی جب قریب سر کے آوے آفتاب	اس سزاوار خطاب والضحےٰ کا ساتھہ ہو
یا الٰہی حشر مین نیچے لوائے احمد کے	سید سادات فخر انبیا کا ساتھہ ہو
یا الٰہی پل کے اوپر بھی بہنگام گذر	دستگیر بیکسان اس پیشوا کا ساتھہ ہو
یا الٰہی جب عمل میزان مین تلنے لگین	سید ثقلین و ختم الانبیا کا ساتھہ ہو
یا الٰہی جب قیامت مین صفین بندھنے لگین	اہل بیت مجتبےٰ آل عبا کا ساتھہ ہو
یا الٰہی شغل نعت مصطفائی مین ہون	جسم و جان مین جب تلک میری وفا کا ساتھہ ہو

بعد مرنیکے بھی ہے کافی کی یہ یارب دعا
ورد اشعار نعت مصطفےٰ کا ساتھہ ہو

ہے بشارت شب فرقت کی گرفتارونکو	اور مژدہ ہے تپ ہجر کی بیمارون کو
اس نوید طرب افزا کو سنا کرتے ہے	کیا سبکدوش کیا غم کی گرانبارون کو
گر نہ تم اہل کبائر کی شفاعت کرتے	کون پہر پوچھتا دوزخ کے سزاوارونکو
جب سنی مخبر صادق کی زبانسے یہ خوشی	شب فرقت مین ہوی عید دل افگارونکو
ذات پاک شہ لولاک حبیب یزدان	کیا وسیلہ ہو شفاعت کی گنہگارون کو
گرچہ نعمائے حضوری کی تمامی ولیت	مجلس خاص مین حاصل ہوی حصارونکو
غائبون کو بھی سنادی وہ نوید صادق	جسنے آزاد کیا غم کی گرفتارون کو
آپ کا جلوۂ دیدار ہوا بدر منیر	ظلمت جہل و شب کفر کے آوارون کو
یا الٰہی بطفیل شرف ختم رسل	عمل خیر کی توفیق ہو دیندارونکو

اپنے محبوب کی الفت سے نصیب کافی
کر عطا میرے تئیں اور میرے یارون کو

ای طباشیر سحر عکس رخ تابان تو
ای طفیل خاک پایت رونق باغ جہان
حبذا اصل علی اے گیسوے خیر الورا
از تجلی رخت خورشید باشد لمعہ
باغ عالم از بہار حسن تو باشد گلے
اے نگاہت جوہر آئینہ نور عین
اے وجودت آفتاب آسمان معرفت
رحم کن رحمی نمایان رحمت للعالمین
درد دارم در وسر از لطف یکتا یک نظر
صد جہان عاصی بمیدان شفاعت روز حشر
میکند ابلاغ تسلیم و سلام بیشمار
ہم بروح عترت اطہار اہل بیت تو

الحیون رشحۂ آب لب خندان تو
گلشن ایجاد یک برگ از بستان تو
مشک اذفر نفحۂ از جنبش دامان تو
ماہ فیض ناخن از دست نور افشان تو
آسمان لوح منقش زنگار ستان تو
دیدۂ اہل بصیرت ہر زمان قربان تو
صد جہان اہل عرفان روشن از عرفان تو
ای کلید رحمت حق در کف احسان تو
ای شناسے در دمن البتہ درمان تو
کم زکوئے درمیان عرصہ جولان تو
بندۂ کافی بروح پر فتوح جان تو
ہم بجان پاک اصحاب معظم شان تو

بر امید آنکہ بعد از روزگار تشنگی
یک جواب از لعل سیراب لب خندان تو

دے مجھے راست راہ یا اللہ
نہ رہوں ان کج کلاہ یا اللہ
بطفیل اپنے شفیع امم
بخش میرے گناہ یا اللہ
دم آخر تلک ہو میرا نصیب
دین و ایمان چاہ یا اللہ
اور احمد کو بھی رسول کہون
تیرا بے اشتباہ یا اللہ
ہو تو ہی گور بین بھی وقت سوال
میرا پشت پناہ یا اللہ

کہ محمد کی ہیں رسالت پر
رہوں شاید گواہ یا اللہ

آل احمد نبی کے صدقہ سے
ہو مری وہاں نباہ یا اللہ

از برائے صحابہ حضرت
رکھ مرا عنبر وجاہ یا اللہ

بحر عصیاں کی جوشش سے بھی ہو
میری کشتی تباہ یا اللہ

تیری رحمت سے دور ہو کافی
مثل برگ گیاہ یا اللہ

بجناب نبی درود و سلام
تب بھیجے شام و پگاہ یا اللہ

واہ کیا جلوہ دندان ہے سبحان اللہ
کیا تبسم کا یہ سامان ہے سبحان اللہ

محو دیدار فرشتوں کو کیا گردوں پر
کیا ہی محبوبی کی یہ شان ہے سبحان اللہ

ہے وہ سیمائے مبارک کی تجلی جس سے
رونق روضۂ رضوان ہے سبحان اللہ

حسن وہ حسن کہ جس حسن کا عاشق ہے خدا
وصف اس حسن کا قرآن ہے سبحان اللہ

نور ذات نبوی صل علی اے کافی
آیت رحمت رحمان ہے سبحان اللہ

پیدا ہوئے خیر الورا صلو علیہ و آلہ
پیدا ہوئے نور الہدا صلو علیہ و آلہ

پیدا ہوئے سلطان دین محبوب رب العالمین
حضرت محمد مصطفی صلو علیہ و آلہ

پیدا ہوئے ختم رسل وہ افتخار جزو کل
شمس الضحی بدر الدجی صلو علیہ و آلہ

پیدا ہوئے مہر عرب امی لقب والا حسب
سرتا قدم نور خدا صلو علیہ و آلہ

پیدا ہوئے جان جہان وہ خاتم پیغمبران
سرمایۂ ہر بینوا صلو علیہ و آلہ

پیدا ہوئے شاہ امم عین کرم والا ہمم
وہ مخزن حلم و حیا صلو علیہ و آلہ

پیدا ہوئے حضرت نبی لب پہ دعا آئی
بلجائے کافی گدا صلو علیہ و آلہ

کیا جناب شہ ابرار ہے سبحان اللہ
کیا نبی احمد مختار ہے سبحان اللہ

آپ کا نام اذان اور اقامت مین مدام
کیا ہی شہرت سے نمودار ہے سبحان اللہ

اور کلمہ مین اپس ذکر خدا نام رسولؐ
ہمرہ رفعت اذکاہ ہے سبحان اللہ

الغرض نام احد سے نہین ہے جز احمدؐ
کیا معیت کا یہ اظہار ہے سبحان اللہ

معنئ سورۂ والشمس عیان عارض سے
والضحیٰ روئے پر انوار ہے سبحان اللہ

خوبئ اخلاق و کرم حسن و جمال و احسان
حمد و تحسین کے سزاوار ہے سبحان اللہ

ایکدم بھی نہ لگا عرش تک آتے جاتے
نور ابصار یہ رفتار ہے سبحان اللہ

لا کہہ منزل سے پہنچتا ہے سلام امت
عین اعجاز یہ دربار ہے سبحان اللہ

بی نصیب اہل کبائر بھی شفاعت سے نہین
کیا ہی رحمت کی یہ سرکار ہے سبحان اللہ

سر و رصاحب معراج کی قدمون کے لئے
عرش جولان گہ رفتار ہے سبحان اللہ

حبذا اصل علےٰ لطف حدیث نبویؐ
راحت روح یہ گفتار ہے سبحان اللہ

مہبط آیت تطہیر و تمام عفت
آپ کی عترت اطہار ہے سبحان اللہ

مرتضیٰ شیر خدا اور جناب حسنینؑ
شان سے انکی نمودار ہے سبحان اللہ

جلوۂ آیت تطہیر و فروغ عظمت
شان سے انکی نمودار ہے سبحان اللہ

صدر ایوان خلافت مین وزیر اعظم
یار غار شہ ابرار ہے سبحان اللہ

اور میدان فتوت مین جناب فاروق
عادل و جاہد و کفار ہے سبحان اللہ

اور عثمان غنی بحر سخا ذی النورین
کیا حیامند حیادار ہے سبحان اللہ

سورۂ دہر سے ثابت ہے مناقب جسکا
وہ علےٰ حیدر کرار ہے سبحان اللہ

مدح خوان کاؔفی محتاج بجای محروم
رحمت عام یہ دربار ہے سبحان اللہ

ولادت نبوی کا جہان مین ہے شہرہ
ظہور نور کا کون و مکان مین ہے شہرہ

جناب صاحب لولاک کی تولا کا -
چمن چمن شجر و برگ و غنچہ گل مین
بہم ہین آج وحوش وطیور مژدہ رسان
ہوئے ہین وقت تولد عیان بہت اعجاز
زمین پہ گر گئے اور نگ خسروانکی بروج
ہزار سال سے جلتی تھی آگ فارس مین
الٹ کی گر گئے آورنگ خسروان جہان

فلک پر زمرۂ قدوسیانمین ہی شہرہ
اسی نوید کا ہی گلستانمین ہی شہرہ
بشرق و غرب زمین و زمانمین ہی شہرہ
کہ انکا آج تلک انس و جانمین ہی شہرہ
تمام کشور نوشیروان مین ہی شہرہ
وہ سرد ہوگئی دیر و مکانمین ہی شہرہ
تمام انجمن خسروانمین ہی شہرہ

نوید مولد خیر الوریٰ کی ای کافی
زمین پہ دہوم ہے باغ جہانمین شہرہ

زہی شوکت و عز و جاہ مدینہ
اس عالی مکان کا یہ ہی وصف ظاہر
گل زیب فرق بہشت برین ہے
اگر مجھسے پوچھے کوئی راز جنت
نہ دیکھیگا وہ حال کا فتنہ ؐ محشر
ہوی غیر مین بد زمین آ کے حاضر
زیارت گہ زمرۂ قدسیان ہے
جو سنتے ہین حال مولود حضرت

زہی رتبہ تخت گاہ مدینہ
کہ ہے حسن مسکن و شاہ مدینہ
خس و خار و کاہ گیاہ مدینہ
بتادونگا مین شاہراہ مدینہ
ہوے جسکو حاصل پناہ مدینہ
ملایک شمول و سپاہ مدینہ
حریم دربارگاہ مدینہ
وہ ہی منکر رسم و راہ مدینہ

برائے نبوت شفاعت ہی کافی
احادیث حضرت گواہ مدینہ

مرحبا ئیے کافی تولائی مدینہ
فصاحت مین لطافت مین نظارتمین نظیر ما

ہو شمع لحد داغ تمنای مدینہ
فردوس سے برتر ہی یہ اقصای مدینہ

سمجھوں میں اُسے دولت بیدار کی صورت
گر خواب میں بھی مجھکو نظر آجائی مدینہ

قربان کروں اُس پہ مسیحائے جہانکو
جو والہ و شیدا ہی سودائی مدینہ

کحل البصر و چشم ملائک ہی ازل سے
یہ خاک شفا گیر وہی مصفای مدینہ

اقصای دیار عرب ہی فخر جہان سے
ہی فخر عرب وادی اقصای مدینہ

شور نمک حسن ملیحان جہان ہی
ہر سبزہ نو خیز بصحرائے مدینہ

ہی غیرت خال رخ حوران بہشتی
ہی داغ سیاہ لالۂ صحرائے مدینہ

اُس سر کو سروکار نہیں فخر خرد سے
جس سر میں نہیں ہی یہ سودائے مدینہ

خورشید کی مانند ہا اسی چاند بنا کے
ذرہ جو چمکتا ہے بصحرائی مدینہ

اللہ رہے ان آنکھوں کی یہ ہی شوق تمنا
دکھلائی مدینہ ہمیں دکھلائے مدینہ

کافی یہ تمنای دلی ہی کہ دم مرگ
گر آہ جو نکلے تو کہوں ہائے مدینہ

مٹنے کا نہیں داغ تمنائے مدینہ
یہ دل ہے میرا لالۂ صحرائے مدینہ

یکسان ہی شب و روز تجلائے مدینہ
رہتے ہیں مہ و مہر جبین سائے مدینہ

وحدت کی یہ معنی ہے کہ در پردۂ صورت
ہے نور قدم انجمن آرائے مدینہ

جب دیکھتا ہی روضۂ والائے مدینہ
اک ہاتھ ہی عرش سے بڑھ جائے مدینہ

قندیل در بام ہی خورشید درخشان
مہتاب ہی فرش رخ صحرائے مدینہ

اس شہرہ کی خوبی کوئی جبریل سے پوچھے
جسکی ہی نظر محمل لیلائے مدینہ

باطن میں عجب سبکو جھکتا ہی ادب سے
ظاہر میں فلک گرچہ ہی بالائے مدینہ

اللہ کی قدرت ہی کہ مُردوں کو جلانے
ٹھوکر سے جلاتا ہی مسیحائے مدینہ

آنکھوں کو بچھاتا ہوں میں زیر قدم ان کے
جو اہل نظر آنکھ سے دیکھ آئے مدینہ

کافی یہ تمنا ہے کہ آئینہ دل
ہے عکس فگن جسم سراپائے مدینہ

دھوم ہے ہر سو کہ محبوب خدا پیدا ہوا — سید سادات فخر انبیا پیدا ہوے
واہ کیا قسمت گنہگار و نکی یاور ہو گئی — واسطے اُن کی جو انبیے مقتدا ہوے
بت پرستی مٹگئی غالب ہوا دین متین — جب سے ختم الانبیا بدر الدجی پیدا ہوے
تہا یہی ورد زبان جن و بشر حور و ملک — رحمت مرسل جناب مصطفی پیدا ہوے
بادشاہ دین و دنیا مرجع شاہ و گدا — مقتضاے انبیا مشکل کشا پیدا ہوے
چارۂ بیچارگان بیکسونکو دستگیر — مصطفی خیر الورا حاجت روا پیدا ہوے

خالق اکبر کا کاتب شکر لازم ہے سبہی
سید سادات محبوب خدا پیدا ہوے

خاتم پیغمبران پیدا ہوے — افتخار انس و جان پیدا ہوے
وہ ہوے پیدا کہ جنکی واسطے — سب زمین و آسمان پیدا ہوے
جنکے آنیکی خبر موسیٰ نے دی — وہ نبی با فخر و شان پیدا ہوے
تشنہ لب عیسیٰ تھے جنکی بات کے — وہ لب کوثر نشان پیدا ہوے
اولین و آخرین کے پیشوا — مقتداے مرسلان پیدا ہوے
کیون نہو افلاک پر نازان زمین — مرجع قدوسیان پیدا ہوے
ہے محمد اور احمد جن کا نام — وہ شفیع عاصیان پیدا ہوے
امت آخر زمان کے واسطے — کافی امن و امان پیدا ہوے

اہل ایمان ہین بہم گرم نوید
قاسم خلد و جنان پیدا ہوے

خداے جہان بادشاہ جہان ہے — پناہ زمین و پناہ زمان ہے
ملایک کواکب کا جن و بشر کا — وہ خلاق معبود روزی رسان ہے
دئی اپنے محبوب کو وہ مراتب — کہ تعریف سے انکی قاصر زبان ہے

کہو مومنون سے کہ یہ حکم سن لو
نبی پر خدا اونکا صلواۃ خوان ہے

ملایک بھی ہین اُن کو تسلیم کرتے
وہ ایسا نبی میرا باعز و شان ہے

سلام اور صلواۃ تم بھی تو بھیجو
کہ حکم خدا تم کو اے مومنان ہے

بس ای مومنو کافی خستہ جان کا
یہی حرز جان اور ورد زبان ہے

خیال حمد اُسکا عالم حیرت دکھاتا ہے
کہ ہجدہ ہزارہ عالم کو یک کن سی بناتا ہے

نزول رحمت خلاق ہوا اُسی پر
وسیلہ رحمت اللعالمین کا جو اٹھاتا ہے

مسبب ہر سبب کا ہے وہ ناظم نظم کل شی کا
اسی کی فضل سے نظم سخن انجام پاتا ہے

ہوا روز ازل سے نام جنکا مومن کامل
خدا اُس کو رسول اللہ کا عاشق بناتا ہے

کہو انکا کیا حال سو یاد ان ہو جاتا ہی دو گھڑی
وہ اُس کا نالہ جانکاہ جسدم یاد آتا ہے

اویس عاشق صادق کا یہ دندان شکن قصہ
تب غیرت سی یہ عشاق عالم کو دکھاتا ہے

جناب مصطفی کی لخت دل خاتون جنت کا
قیامت خیز افسانہ مجنون کو رلاتا ہے

بلال عاشق صادق موذن تھا جو حضرت کا
اُسے یہ درد فرقت آہ کس کس جا پھراتا ہے

جناب غوث اعظم شاہ جیلان قطب ربانی
قیامت مین اب انکے شعر ای کافی سناتا ہے

لوائے حمد کا سایا اگر محشر مین سر پر ہے
تو اُسدن آفتاب حشر کی تیزی سی کیا ڈر ہے

جہان وہ آفتاب رحمت حق سایہ گستر ہے
وہان خورشید محشر ایک ذرہ سی بھی کمتر ہے

یہ دونو انکی نعلین مبارک کی ستارے ہین
اگر خورشید محشر ہے و گر خورشید خاور ہے

کہان معراج موسی اور کہان معراج آنحضرت
وہان وہ طور پر آیا گزر یہان لامکان پر ہے

صدائی لن ترانی دورباشی قرب موسی تھی
نوید ادن منی یہان ابدی دلیل رہبر ہے

شرافت دیکھنا اہل ولا اسم محمد کی
کہ کس رتبہ سے زیب مسجد و محراب و منبر ہے

یہ وہ اسم مبارک ہے کہ سب عالم میں روز و شب
اقامت اور اذان میں ہمراہ اللہ و اکبر ہے

حلاوت میں بس ایک آیات شعر نعت مصطفیٰ کا ہے
مذاق جان مومن کے لئے قند مکرر ہے

مقام فخر ہے کافی کہ تو مداح کسکا ہے
ترا ممدوح کیسا ہی حبیب رب اکبر ہے

انکے ناخن پہ فدا جان کیجئے
اور راہ عید قربان کیجئے

جان کیا ہے اور راہ عید کیا
یہاں فدا ملک سلیمان کیجئے

اس جگہ ملک سلیمان ہے حقیر
باغ رضوان کو فدا یہاں کیجئے

باغ رضوان بھی یہاں ناچیز ہے
دل میں ہے کچھ اور سامان کیجئے

انکے ناخن کا تراشا گر ملے
جیب جانمیں اسکو پنہان کیجئے

اور کیجے عرض اے رب کریم
اسکے باعث ہمپہ احسان کیجئے

ہمنے پایا ہے ہلال عید کو
آج ہم کو شاد و فرحان کیجئے

اور روز حشر ہو جب آشکار
پیش اُس کو پیش یزدان کیجئے

صبح محشر عید گاہ مغفرت
از برائے اہل عصیان کیجئے

تھا کہاں اور مدح خوان پہنچا کہاں
کیجئے ختم دعا ہاں کیجئے

صاحب لولاک کی امت میں ہم
آج ہمپر نزل غفران کیجئے

تجھکو لازم ہے سراپائے نبی
کافی مدائح سامان کیجئے

خاتم پیغمبران فریاد ہے
دستگیر بیکسان فریاد ہے

درد دل نے روز تڑپایا مجھے
ای طبیب مہربان فریاد ہے

رحمت عالم تمہارا ہے لقب
رہنمائے گمرہان فریاد ہے

ای حبیب خاص محبوب خدا
میری سنئے ہر زمان فریاد ہے

اُنکی درگاہ ہے دار الشفا — اسلئے میری یہان فریاد ہے

کافیٔ عاصی کو بخشا لیجئے
جو تمہارا مدح خوان فریاد ہے

ایصلے علی جود و سخا وہ شہٖ دین کی
ایصلے علی اُنکی بقا سے بہی زیادہ
ایصلے علی صلے علی عظمت و افلاک
اول وہ کرے آکے مدینہ کی زیارت

لب تک کبہی آئی بہی نہین بات نہین کی
بات اُس لب شیرین دہان نمکین کی
بہر شرف فضل کہ اُس دُرِ ثمین کی
ہے جسکو طلب روضۂ فردوس برین کی

یارب بطفیل شرف ختم رسالت
حاجت ہو روا کافیٔ بیمار حزین کی

کیا صلّ علے ہمت شاہ عربی ہے
خورشید قیامت کہ کبہی منہ آئے سامنے
رضوان شب معراج مین تہا گرم بشارت
جس چشم نے کی ہے نظر نرگس جنت

پشت عجمی اور پناہ عربی ہے
کیا شان ہی کیا شوکت شاہ عربی ہے
فردوس مین آج آمد شاہ عربی ہے
وہ عین جیا چشم سیاہ عربی ہے

فرش رہ حضرت ہوئی جس ورسی کافی
رشک گل فردوس گیاہ عربی ہے

کیا مطلع انوار مدینہ کا فضا ہے
پایا ہے مدینے نے عجب رتبۂ عالی
آنکہونکی سے جائے اگر ہو وے مدینہ
تڑپایا ہے کیا طائر دل شوق چمن مین

کیا صلّ علے مسکن محبوب خدا ہے
یہ بلدۂ طیب شرف ارض و سما ہے
آنکہین تو اسیوا سطے ہین عین بجا ہے
بے بال و پری آہ عجب دام بلا ہے

اوس روضۂ اقدس کو دکہادے مجہے یارب
اس کافیٔ دلریش کی یہ تجہسے دعا ہے

عجائب ماجرا ہے قصہ احوال تو بارے
ہوا ثابت ہمین یہ حال عادات صحابہ سے
ملی ہے انکو دولت حب عشق مصطفےٰ کی
مرض سے بھی چھوڑاتی ہی گنہ سے بھی بچاتی

کہ جسکے حق مین ثابت یہ نزول نص قرآن ہے
کہ حضرت مصطفےٰ کی حب الفت دین و ایمان ہے
زہی شان محبان ہی حبیب رب رحمان ہے
رسول اللہ کی الفت سبھی دردونکی درمان ہے

ریاض حب محبوب خدا جو ہوا گل چین
اسی کیواسطے کافی بہار باغ رضوان ہے

مجر عالم حبیب یزدانی
راز دار رموز ما او حی ہے
حسن خلق و جمال و خوبی مین
فخر ہے واسطے سلیمان کے
انکے خورشید رخ کا تھا پرتو
بحر جود قسیم کوثر کا۔

عین رحمت رسول رحمانی
محرم سر قرب ربانی
بے مثال و نظیر و لاثانی
در دولت کی انکی دربانی
حسن بے مثل ماہ کنعانی
ایک قطرہ ہے ابر نیسانی

اسکو کافی ہے مغفرت کا صلہ
جس نے کی آپ کی ثنا خوانی

جان و دل اس شہ لولاک پہ قربان کیجے
ماہ کیا چیز ہے اک جانکی حقیقت کیا ہے
بچ گئی جسکی شفاعت کے سبب دوزخ سے
آہ جب دولت دیدار ہی ہم کو نہ ملی
سامنے آپ کے اے مہر سپہر رحمت
شدت رنج و محن جرم و گنہ کی کثرت
اب تو اے رحمت عالم لب اعجاز سے

ان کی قدموں پہ تصدق یہ دل و جان کیجے
لاکھ جان فرش رہ مقدم جانان کیجے
اپنے محسن کا ادا شکر کس عنوان کیجے
کیون نہ اس عمر کو صرف غم ہجران کیجے
عرض کیا کیا الم شام غریبان کیجے
یا غم و درد کو اظہار نمایان کیجے
کچھ اس خستہ دل ریش کا درمان کیجے

بدن تھا آپ کا کان تجلی
عیاں چہرہ پہ تھی شان تجلی

تصور کسکی صورت کا بندھا ہے
کہ چھپایا دل نے سامان تجلی

رسول اللہ کے نور جبین کو
بجا ہے گر کہیں جان تجلی

رخ پر نور پر بالوں کا عالم
بہار سنبلستان تجلی

برو دوش و بر و دست مبارک
ستون نور ارکان تجلی

قد عالی کی موزونی سے کہیے
سہی سرو گلستان تجلی

نہ تھا کچھ آتش دیدار سے کم
در دندان کا لمعان تجلی

نکلنے سے ہوا ٹپکے کی بابت
کمر تھی برق جولان تجلی

نہ دیکھا آہ دیدار مبارک
رہا کافی کو ارمان تجلی

گو ترقی پہ جمال مہ کامل ہووے
منہ تو دیکھوں کہ ترے منہ کے مقابل ہووے

ماہ کیا سامنے گر آپکے آوے خورشید
دعوی نور سے خجلت اسے حاصل ہووے

کیا یہ خورشید کہ خورشید قیامت ہو اگر
آپ کے آگے ٹھہرنا اسے مشکل ہووے

شان اجلال پہ آجاوے اگر وہ رخسار
کس کو طاقت ہے کہ اسوقت مقابل ہووے

یہاں خوش آتا نہیں جز ذکر گل عارض پاک
نغمۂ عود ہو یا صوت عنادل ہووے

ملک دنیا کو وہ کیا خاک میں لیکر ڈالے
جو کوئی دولت دیدار کا سایل ہووے

آہ برباد نہو جائے میرا نالۂ آہ
آہ کے ساتھ جذبۂ کامل ہووے

اتنو سدھ ہے دل حسرت زدہ گھبراتا ہے
یا الٰہی شب فرقت کہیں زایل ہووے

لائیں گر آپ کی تصویر نکیرین میں کبھی
کیا عجب گور میری خلد کی منزل ہووے

ہے تمنا یہی دن رات کی روز محشر
دشت کافی نہ ترا پایۂ محمل ہووے

دیکھتے جلوۂ دیدار کو آتے جاتے — گل نظارہ کو آنکھوں سے لگاتے جاتے

ہر سحر روئے مبارک کی زیارت کرتے — داغ حرمان دل محزون سے مٹاتے جاتے

سر شوریدہ کو چوکھٹ پہ تصدق کرتے — دل دیوانہ کو زنجیر پنہاتے جاتے

پائے اقدس سے اوٹھاتے نہ کبھی آنکھوں کو — روکنے والے اگر لاکھ ہٹاتے جاتے

قدم پاک کی گر خاک نہ ہاتھ آجاتی — چشم مشتاق میں بھر بھر کے لگاتے جاتے

خواب میں دولت دیدار ہی ملتی وہ اگر — بخت خوابیدہ کو ٹھوکر سے جگاتے جاتے

دشت یثرب میں تری ناقہ کی پیچھے پیچھے — دھجیاں جیب و گریباں کی اوڑاتے جاتے

دست صیاد سے چھوٹے جو ہزار کی طرح — چمن کوچۂ دلبر کو جاتے جاتے

کاش کشتۂ دیدار کو زندہ کرتی
لب اعجاز اگر آپ ہلاتے جاتے

بار عشق احمدی کاندھے اوٹھانا چاہیئے — گر نہیں پھر غم تو غصے میں مری جانا چاہیئے

جبکہ ٹھیرے عین ایمان حب محبوب خدا — اپنے ایمان کو بھلا پھر کیا چھپانا چاہیئے

دین و ایمان آپ کی الفت سے ہوتا ہے حصول — طالب ایمان یہ باتیں سنانا چاہیئے

ہیں کدھر وہ منکران الفت خیر البشر — ڈمبروں کو ذرا مجھ تک تو لانا چاہیئے

شاید آجاویں طریق راستی پر بے ادب — درس عشق مصطفی ان کو سنانا چاہیئے

جسکو کچھ بھی انہیں حب رسول اللہ — اُسکو جھوٹا دعوۂ ایمان میں جانا چاہیئے

جان و دل قربان کریں حب شہ ابرار میں — منفعت کیواسطے کچھ تو ٹھکانا چاہیئے

کچھ بھی گر دل میں تمہارے خواہش ایمان ہے — ہر بشر سے آپ کو محبوب جانا چاہیئے

گر رضائے حق تعالے دوستو منظور ہے — نقش حب احمدی دل پر بٹھانا چاہیئے

روی اطہر خوب ہے واللہ احمد کا صلعم — ایسے محبوب خدا پر دل لگانا چاہیئے

شاہد اخلاق حضرت آیت خلق عظیم — والضحیٰ وصف رخ پرنور جانا چاہیئے

واصف چشم مبارک آیت مازاغ ہے — وصف گیسو سورۂ واللیل جانا چاہئے

قول میرا نہیں قول شہ ابرار ہے — مخبر صادق کی فرمانے کو ماننا چاہیئے

بان احمد کی خدائے پاک نے کہائی قسم — ایسے جان پاک پر قربان ہوجانا چاہئے

یاد کر لطف تبسم سید کونین کا — دل یہی کہتا ہے ہر دم مسکرانا چاہیئے

سیری کافی نہیں ممکن ہی نعت پاک سے
عندلیب زار کو گل کافنانا چاہیئے

صبح محشر شان محبوبی دکھانا چاہیئے — خندۂ دندان نما سے مسکرانا چاہیئے

آب و تاب حسن عالمگیر کے اعجاز سے — آفتاب حشر کی تیزی بجھانا چاہیئے

گیسوئے مشکین دکھا کر عرصۂ عرصات میں — اپنے مشتاقونکو دیوانا بنانا چاہیئے

جلوۂ قد مبارک سایۂ قامت کی سار — ہمکو خورشید قیامت سی بچانا چاہیئے

تم ہو محبوب الٰہی تم خدا کے ہو حبیب — امت عاصی کو دوزخ سے بچانا چاہیئے

تم شفیع المذنبین تم رحمت اللعالمین — اپنی امت کو خدا سے بخشوانا چاہیئے

اہل محشر ہول جائینگے مصیبت حشر کی — جلوۂ روئے مبارک کا دکھانا چاہیئے

دیکھکر جاہ و جلال شاہ محبوب خدا — تجکو اے خورشید محشر منہ چھپانا چاہیئے

گر نہ آیا دامن دیدار کافی ہاتھ میں
دہجیاں جیب و گریبان کی اڑانا چاہیئے

عشق احمد سے دل کو راحت ہے — کیا ہی اللہ کی عنایت ہے

ذات پاک محمد عربی — عین رحمت ہی عین رحمت ہے

حب احمد کا نام ہے ایمان — وہ محبو تمہیں بشارت ہے

گر میسر ہو آپ کی چاہت — کیا ہی دولت ہی کیا ہی دولت ہے

روش راہ دین مصطفوی — واہ کیا کوچۂ سلامت ہے

ہو سکے کس سے نعتِ پاک رقم
کسکے کام و زباں نہیں طاقت ہے

جرم کافی کے بخشدے یارب
یہ بھی خیر الورا کی امت ہے

جسکو خیر الورا کی الفت ہے
بس وہی دستدار سنت ہے

سالکِ راہِ مصطفے کے لئے
نشۂ کونین کی معیت ہے

حاصل حبِ سرورِ عالم
باغ رضوان ریاضِ جنت ہے

ہے جو عامل بہ سنت نبوی
اسکو دونو جہان کی دولت ہے

شاہِ دین خاتم نبوت کو
کیا ہی رحمت بحالِ امت ہے

ہین کدھر طالبانِ راہِ صفا
واسطے ان کو یہ بشارت ہے

حب احمد ہمین تو اے کافی
دین و ایمان کی حقیقت ہے

جہان مین شورِ محشر کسقدر ہے
قیامت رحلتِ خیر البشر ہے

ملک جن و بشر ہین زار و نالان
زمین و آسمان بھی نوحہ گر ہے

رسول اللہ کا نظرونسے چھپنا
اگر سمجھو بڑا داغ جگر ہے

وفات سید کون و مکان ہے
ہر شوریدہ عین دردسر ہے

اندھیرا کیون نہو ساری جہان مین
جہاں پردہ مین وہ رشکِ قمر ہے

نہین گر سامنے وہ رشکِ گلشن
رگ گل چشم تر مین نیشتر ہے

انہین کے روئے اطہر کا تصور
ہمین تو رات دن آٹھون پہر ہے

کہانتک صدمۂ فرقت اٹھاون
کدھر وہ جذبۂ آہِ سحر ہے

تڑپتا ہے تپ فرقت مین کافی
کوئی وہانتک نہین کرتا خبر ہے

محبِ الفت ہو یارانِ نبیؐ سے
ابوبکر و عمر عثمان علیؓ سے

محبت اُن کی ہے ایمان میرا
ہیں اُنکا مدح خوان ہوں جان و جی سے

یہ محبوبِ الٰہی ہیں کہ اُن کو
تعشق ہے حبیبِ ایزدی سے

نہ کیونکر دوست رکھوں اُنکو مومن
کہ اقرب ہیں رسولِ ہاشمی سے

رسولُ اللہ کے یہ جانشین ہیں
نبیؐ راضی ہیں اُنسے وہ نبیؐ سے

یہ ہیں جیسے نجومِ ہدایت کے ستارے
جہان روشن ہے اُنکی روشنی سے

جو اُنکی راہ سے بہکا وہ انسان
کہیں پاوے نہ رستہ پھر کسی سے

صحابہ کا ہوا ثابت مناقب
زبانِ درفشانِ احمدیؐ سے

رسولُ اللہ کیا راضی ہیں اُنسے
جو ہو ناراض احبابِ نبیؐ سے

جو ہیں اصحاب و انصار و مہاجر
مجھے حسنِ عقیدت ہے سبھی سے

صحابہ کا یہ کاسے فتے مدح خوان ہے
خلوصِ جان و اخلاصِ دلی سے

بیان کس منہ سے ہو جو رتبۂ اصحابِ حضرت ہے
کہ اُنکے واسطے ہر ہر بشر کی کیا شرافت ہے

صحابی النجوم اُنکی مناقب میں ہوا وارد
کہ اُن تاروں سے روشن برجِ افلاکِ ہدایت ہے

نہیں اُس سے زیادہ اور کوئی رتبۂ عالی
کہ حاصل اُنکو فیضِ صحبتِ ختمِ رسالت ہے

بجا ہے گر ملایک رشک کہائیں اُس فضیلت پر
جوارِ سیدِ کونین میں جنکی سکونت ہے

مشرف جو ہوئے ہیں دولتِ دیدارِ حضرت سے
تو اُنکی واسطے باغِ جہان گلزارِ جنت ہے

تمامی عدل تھے اور سبکے سب اہلِ خدا تھے
یہی ہے مذہبِ حق اعتقادِ اہلِ سنت ہے

امیر المومنین صدیقِ اکبر نائبِ حضرت
بایوانِ خلافت صدرِ دیوانِ صداقت ہے

پھر اُسکے بعد ہی فاروقِ اعظم عابد و عادل
کہ انسانِ بصیرت مردمِ عینِ عدالت ہے

مناقب کیا کروں عثمان ذی النورین کا ظاہر
کہ عینِ شرم و تمکین مخزنِ جود و سخاوت ہے

خدا کا شیر حیدر ابن عم سرور عالم — کہ جسکے دست بالا دست مین تیغ شجاعت ہے
شعار و عادت اصحاب سلطان رسل باہم — مروت ہے فتوت ہے مروت ہے محبت ہے
ملی ہو دولت دیدار محبوب خدا جسکو — عجب طالع رسے مقسوم کیا وہ نیک قسمت ہے
خدا راضی ہے اُنسے اور وہ راضی خدا سے ہین — جناب رحمت عالم کو اُنکے ساتھ شفقت ہے

ثنا خوان نبی ہون اور اصحاب نبی
ابوبکر و عمر عثمان علی سے مجکو الفت ہے

محبت جسکو ہے آل عبا سے — اُنسے الفت ہے ختم الانبیا سے
طہارت اہل بیت شاہ دین کی — ہوئی ثابت کلام انما سے
وہی مومن ہے جسکو ہے محبت — علی حسنین سے خیر النسا سے
عدو انکا عدوے مصطفی ہے — ہوا منقول یہ پیغمبر الورا سے

رہون آل عبا کا مین ثنا خوان
یہی کافی تمنا ہے خدا سے

رسول اللہ کی ہمکو شفاعت کا وسیلہ ہے — شفاعت کا وسیلہ اور رحمت کا وسیلہ ہے
عجب ذات مکرم ہے کہ ہر اعلیٰ و ادنے کو — جناب شافع روز قیامت کا وسیلہ ہے
بچو گے مومنو تم گرمی خورشید محشر سے — لواے حمد کو ظل کرامت کا وسیلہ ہے
بشکل عندلیب زار مین برات کہتا ہون — کہ مجکو اُس گل باغ رسالت کا وسیلہ ہے

جناب رحمت عالم شفیع امت مجرم
ہماری واسطے کافی شفاعت کا وسیلہ ہے

درود رحمت صلوٰۃ حضرت پر پڑھا کیجے — جناب مصطفی پر راتدن صل علی کیجے
جہانتک ہو سکے اُس موجب ایجاد عالم کی — صفات و نعت و حمد و مدح و تحسین و ثنا کیجے
محبو دوستو شغل ثنائے مصطفائی مین — تمامی شادی و غم رنج و راحت گو رہا کیجے

کمال دین و ایمانکی اگر خواہش ہے ای یارو
خدای پاک سے حُبِّ نبیؐ کی التجا کیجے

تمامی دولت دنیا اگر حاصل ہو ای کافی
بعشق سرورِ عالم فدا کیجے فدا کیجے

آب وصف ساقی کوثر سے شیرین کام ہے
ماہی کوثر زبان مدح خوان کا نام ہے

نعت اوصاف جناب مصطفےٰ احسمین نہو
وہ لب دندان وہی کام و زبان ناکام ہے

عین عرفان خدا عین جناب مصطفےٰ
آہو بعیب اُس عین حیا کا نام ہے

رحمتِ عالم کی امت مین ہمین پیدا کیا
کیا مقام شکر خلاق ذوی الاکرام ہے

یا الٰہی مین بھی پہنچون منزل مقصود کو
کارساز بیکسان و اللہ تیرا نام ہے

جائے نامید نہین درگاہِ ربّ العالمین
وسعتِ رحمت یہان مصرف خاص و عام ہے

مین نہین شاعر مدیح صاحب لولاک ہون
ہمصفیر و مجکو اپنے کام ہی سے کام ہے

مغتنم ہے جبکہ دور مدح خوان مدح خوان
یہہ زبان محشر تک پہر عاطل و ناکام ہے

کافیؔ اہمیار کو وصف جناب مصطفےٰ
قوتِ دل راحت جان موجب آرام ہے

ستون کی دیکھکر حالت صحابہ سربسر روئے
تمامی حاضران مجلس خیر البشر روئے

رولادی جبکہ چوب خشک کو حضرت کی مہجوری
کہو پھر عین عبرت سے نکیونکر بشر روئے

سنی جب اُس ستون عاشق بیتاب کی زاری
رسول اللہ کے اصحاب کہیئے کسقدر روئے

کوئی انسان نہ تہا اُس بزم مین جسپر نہ تہی رقت
بہت روئے بہت روئے نہایت بیشتر روئے

بہرا جاتا ہے انکھون مین وہ عالم انکو رونیکا
کہ کس کس طرح سے اصحاب با سوز جگر روئے

اُدہر گرم فغان تہا وہ ستون صدمے سے فرقت کے
اِدہر یہ شدت رقت سے باصد چشم تر روئے

ستون خاموش ہوتا تہا نہ یہ رونیسے تہتے تہے
وہ آہین مار چلایا یہ دل کو تہوکر روئے

ستون نے یہ کئے نالے کہ چشم حال سے اکدم
شجر روئے حجر روئے سبہی دیوار و در روئے

رسول اللہ کی الفت مجھو عین ایماں ہے
لب لعل مبارک کی جو مشتاق زیارت ہے
تصور آگیا روئے حسن حبیب لعمان دندان انکا

فراق مصطفیٰ میں اہل ایماں عمر بھر روئے
بجائے اشک عین شوق سے لخت جگر روئے
تو مشتاقان دندان نبی سلک گہر روئے

بشکل ابر اے کافی یہ مہجوروں کا عالم ہے
یہاں روئے وہاں روئے ادہر روئے ادہر روئے

اہلبیت احمد مختار کی کیا شان ہے
دامن آل نبی دست یقین میں جسکے ہے
اقتدا و اتباع آل رسول اللہ کا
جو محب اہلبیت سید کونین ہے
عفت و عظمت طہارت پارسائی اتقا
کیون نہو اسکو امان خورشید محشر سے بھلا
آیت تطہیر جنکے واسطے نازل ہوئے

انکی ذات پاک گویا کشتی طوفان ہے
ساحل مقصود اس کے واسطے آسان ہے
مومنوں کی مغفرت کا کیا بڑا سامان ہے
واسطے اسکی بہار روضۂ رضوان ہے
شان میں انکے تمامی لائق و شایان ہے
جسکے سر پر حب اہل بیت کا داماں ہے
وہ جناب مصطفیٰ کی آل والا شان ہے

ہم کو اے کافی محبت عترت اطہار کی
دین ہے اسلام ہے ایمان ہے عرفان ہے

مدیح شاہ شاہاں ہے مرا دیوان اے کافی
رکھا حضرت نبی نے نام ایمان اپنی الفت کا
کہ چشم عندلیبان ریاض الفت احمد
ہجوم غنچہ و گلہائے نعت مصطفائی سے

فروغ نور ایمان سے ہے مرا دیوان اے کافی
سو یہ ایمان کا عنوان ہے مرا دیوان اے کافی
عجب اک تازہ بستان ہے مرا دیوان اے کافی
بہار باغ رضوان ہے مرا دیوان اے کافی

کوئی ہے شعر گر سرکار والا میں پسند اوسی
تو کیا بخشش کا ساماں ہے مرا دیوان اے کافی

تمت

برق کو آتش غیرت سے جلاتی جاتے
کسوت نور ہی پردے کو پہناتے جاتے
شعلۂ طور کو آنکھون سے لگاتے جاتے
دیکھتے جلوۂ دیدار کو آتے جاتے
گل نظارہ کو آنکھون سے لگاتے جاتے

ہین کبھی طالع واژون کی شکایت کرتے
شب حشر وطن کی بہی حسرت کرتے
ہین کبھی جیب گریبان کو غارت کرتے
ہر سحر روئے مبارک کی زیارت کرتے
داغ حرمان دل محزون سے مٹاتے جاتے

جرأت شوق کا انداز ترقی دیکھو
دسترس ہوتی اگر اونکے قدم تک دیکھو
دل مشتاق کے عنوان تمنا دیکھو
پائے اقدس سے اوٹھاتی نہ کبھی آنکھون کو
روکنے والے اگر لاکھ ہٹاتے جاتے

ہوتی صدقے کبھی ناقہ کے کبھی محمل کے
شوق سے وجد کی عالم مین جو پھیرا کرتے
ساربان کی کبھی ہاتون کے بلائین لیتے
دشت یثرب مین تیری ناقہ کے پیچھے پیچھے
دہجیان جیب و گریبان کی اڑاتے جاتے

رہ گئی آہ اک ارمان دل مضطر کی
متصل اس کے اس قامت جان پرور کے
ہوتے زوار جو اس انجمن انور کے
سر شوریدہ کو گیسو پہ تصدق کرتے
دل دیوانہ کو زنجیر پہناتے جاتے

ایسی قسمت تہی کہان اے دل غمگین اپنی
یہی دولت تو ہمین آہ میسر ہوتی
ملتے آنکھون کو جو نعلین مبارک انکی
قدم پاک کی گر خاک بہی ہاتہہ آجاتی
چشم مشتاق مین بھر بھر کے لگاتے جاتے

ایک سر کیا کہ میسر ہون اگر لاکھون سر
سر کیجیے قربان بس ان قدمون پہ
بس یہی حسرت و افسوس ہے ہر شام و سحر
خواب مین دولت دیدار سے ملتے وہ اگر
بخت خوابیدہ کو ٹھوکر سے جگاتی جاتے

کیون نہو گرم فغان سینہ فگارونکی طرح
آہ کیون پہوٹ نکلئے جو زار نظارونکی طرح
شعلہ زن ہے چشم جگر مین ہین ہزارونکی طرح
دست صیاد جو چہوٹے جو ہزارونکی طرح
چمن کوچۂ دلبر ہی کو جاتے جاتے

تہک کے ہم رہگئے ہین ہمسفرو تم ہین
میری جانب سے یہ آداب ہی عرض کرو
اگر کوئی منزل مقصود کو چلتا ہو پہنچے
گاہی کشتۂ دیدار کو زندہ کرتے
لب اعجاز اگر آپ ہلاتے جاتے

خمسہ

بہر تحصیل شرف صبح و مسا یہان آنا
راستہ کرکے عقیدت کا صفا یہان آنا
شوق سے پڑھتے ہوئی صل علی یہان آنا
سر کے بل چاہیئے اے اہل ولا یہان آنا
الفت رحمت عالم مین ذرا یہان آنا

مومنو بزم سزاوار کرامت ہے یہ
کیا جماعت بخدا مورد رحمت ہے یہ
عاشقان شہ عالم کی جماعت ہے یہ
محفل مولد سلطان رسالت ہے یہ
عین آداب سے با صدق و صفا یہان آنا

کر ادب جسکا قدم بوس ہوا عرش برین
سر جہکا بیٹھے کوئی در پے ہو نہ کہین
ان کی مولود مبارک کی یہ محفل ہے یقین
بے ادب کو تو یہان دخل نہین بار نہین
عطر آداب سے پوشاک بسا یہان آنا

انبیا تک ہین اسی بزم کے ہین دیوانے
رتبہ پہچانے تو اللہ ہی بس پہچانے
ہین فدا حور و ملک شمع پہ جیون پروانے
قدر اس محفل اقدس کی کوئی کیا جانے
حضرت آدم و حوا کا ہوا یہان آنا

کب تلک کہیئے رہون گنگ نمط مہر سکوت
کہہ رہے ہین یہی سب ساکن بزم جبروت
ذکر ہے بزم رسالت کا مری روح کا قوت
عرش سے فرش تلک اللہ رے ہجوم ملکوت

اور جبرئیل کا وہ مژدہ رسا یہان آنا

کہہ رہے ہین یہی غلمان ارم مین جا و بجا
سحر و شام یہ چرچا ہے قریب او بعید
شوق سے سب کہئیے حضوری کی وہ دلمین امید
حورین فردوس سے کہتی تھے زہی بخت سعید

ہم کنیزونکا عجب فخر ہوا یہان آنا

کیا شرف ہے شہ کونین کا کیا رتبہ
مرحبا صلّ علیٰ صلّ علیٰ صلّ علیٰ
ہو بیان محفل میلاد کا رتبہ کیا کیا
آسیہ ہاجرہ و مریم و سارا حوا

تہنیت کو تھی ہم اپنا ہوا یہان آنا

بزم مولود کا ہے کسقدر اعلیٰ رتبہ
ذکر حضرت کا ہر اک شے سے ہی افضل نکلا
سچ حضوری مین سعادت ہی شرف ہی اسکا
محفل فرحت میلاد نبی صل علیٰ

ہو نصیب اپنی تئین صبح و مسا یہان آنا

جانو اسبا کو ہر ایک بھلا کیا سمجھے
بزم مولود نبی کے ہین مراتب کیسے
با ادب ہوکے شرف جانکے اک موقع سے
گل فردوس کی تیار حمایل کرکے

رکھکے سبد سر پہ گروہ حور ا یہان آنا

عرش سے فرش تفاخر مین مقابل ہے آج
اور صلواۃ مین ہر ایک مشاغل ہے آج
شرف اس بزم کے حضار کو حاصل ہے آج
شہ لولاک کی یہ محفل میلاد ہے آج

عندلیبان جنان نغمہ سرا یہان آنا

اے صبا اپنی بر آوے گی یہ امید قوی
یہ جو ہے احمد مرسل کی شفاعت کی خوشی
قول کافیؔ کا ہے اس امر مین ہمکو کافی
شرف محفل میلاد کہین کیا کافیؔ

ہم سمجھتے ہین شفاعت کا صلہ یہان آنا

خمسہ

حبذا ذات تو اے صاحب لولاک نبی
بطفیلت ہمہ خلق شرقی و غربی

افتخاریہ الناس بہ عالی نسبی
مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

اے شہ کون و مکان ذات تری صلّی علیٰ
حسن و خوبی شرف و فضل و کرم میں اعلیٰ
کوئی گل گلشن ایجاد میں ایسا نہ کھلا
نسبتے نیست بذات تو بنی آدم را
برتر از عالم و آدم تو چہ عالی نسبی

شاہ لولاک لقب فخر رسل خیر انام
آپکی ذات مبارک ہے سحاب اکرام
آپکی نور سے ہے گلشن امت کا نظام
نخل بستان مدینہ ز تو سرسبز مدام
زان شدہ شہرۂ آفاق بخورشید وشی

آپکی شکل شمائل کا طلبین کیا عالم
محو حیرت ہوں خرد دنگ ہے ہنگام رقم
آپکی حسن کو کس چیز سے نسبت دیں ہم
من بیدل بجمال تو عجب حیرانم
اللہ اللہ چہ جمال است بدین بوالعجبی

آپکی رتبۂ عالی کا کروں کیا مذکور
اے رسول عربی ناسخ توریت و زبور
کشور عز و شرف آپکی باعث معمور
ذات پاک تو کہ در ملک عرب کرد ظہور
زان سبب آمدہ قرآن بزبان عربی

بحر زخار عطا صاحب کوثر کی ذات
دلفگاروں کو بھی ہر روز زباں ہی دیتا ثبات
رحمت جود و سخا میں عنایت کی سات
ما ہمہ تشنہ لبانیم توئی آب حیات
لطف فرما کہ ز حد میگذرد تشنہ لبی

یہ دعا ہے مری اللہ سے ہر شام و سحر
بجناب شہ کونین کہوں میں آکر
ہوئی جس وقت نمودار قیامت روز محشر
چشم رحمت بکشا سوی من انداز نظر
اے قریشی لقبی ہاشمی و مطلبی

ایکا وہ در ارشاد ہے اے شاہ امم
بصد آداب جہاں آتا ہے روح اعظم

شرم آتی ہے مجھ اپنے سخن پر ہر دم | نسبت جو دی بسکٹ کو ہم و بس منفعلم

زائد نسبت بگٹ کو نی تو شد بے ادبی

آپ کا رتبہ اعجاز بہت ہے عالی | مردے زندہ کئے درد کو شفا اکثر
مرض دل کا گرفتار ہوا ہے کاتی | سیدا انت حبیبی و طبیب قلبی

ادہ سوئی تو قدسی ہے درمان طلبا

کس شان سے دو جہاں کے سرور | پہنے ہوئے حلۂ منور
باندھے ہوئے شملۂ معطر | کھولے ہوئے گیسوئے معنبر
با زینت و جاہ و شوکت و فر | گھوڑے پہ چلے سوار ہو کر
جاتا تھا رکاب کے برابر | کھولے ہوئے جبریل شہپر
یہ دھوم تھی ہر فلک کے اندر | آتے تھے حبیب رب اکبر
شاہ لولاک ذات اطہر | داخل ہوئے جب فلک کے اوپر
ادریس مقیم چرخ اخضر | دوڑا کہ قسیم حوض کوثر

اگر بر سر و چشم من نشینی
نازت بکشم کہ نازنینی

محبوب خدا نبی اکرم | سلطان رسل پناہ عالم
اس دھوم سے احمد مکرم | آئے بفضائے سبز طارم
فوج ملکوت تھی فراہم | با حشمت و شوکت معظم
سالار جیوش روح اعظم | ہمراہ رکاب شاد و خرم
تھا گرم عنان براق پیہم | وہ غیرت باد آفت رم
سن سنکے نوید خیر مقدم | ہنستے تھے ہم خلیل و آدم
آئے چوتھی فلک پہ جس دم | کرنے لگا عرض ابن مریم

گر بر سر و چشم من نشینی
نازت بکشم کہ نازنینی

منظور خدا نبی پیارا
کس شوکت و شان سے سدھارا
جبریل کہے تھے آشکارا
حوروں مین بہم تھا یہ اشارا
تائید پہ بخت ہے ہمارا
وہ توسن شاہ کا ترارا
پاؤں جو براق سے اوتارا

با حسن و جمال عالم آرا
تھا شمع بکف ہر ایک تارا
چمکا میرے بخت کا ستارا
کر لیجئے حبیب کا نظارا
دیدیم چو روے مصطفا را
تھا آتش طور کا شرارا
رفرف وہین آنکر پکارا۔

گر بر سر و چشم من نشینی
نازت بکشم کہ نازنینی۔

اُس رات عجیب ماجرا تھا
آراستہ عرش کو کیا تھا
حوروں کا ہجوم جا بجا تھا
نبیوں کا پرا بندھا ہوا تھا
جبریل نقیب بنگیا تھا
جو کوئی جلوس دیکھتا تھا
فردوس مین گذر گیا تھا

جنت کو بہار سے بھرا تھا
اک نور زمین سے تا سما تھا
لشکر غلمان کا بھی بپا تھا
اور بیچ مین شاہ انبیا تھا
کہتا ہوا طہر قو چلا تھا
بیساختہ کہتا مرحبا تھا
رضوان یہ نیازنہ کہرہا تھا

گر بر سر و چشم من نشینی
نازت بکشم کہ نازنینی

ایصلِ علے وہ کارخانہ
یہان نطق بیان ہے عاجزانہ

مقصد تھا حبیب کو بلانا — معراج کا تھا فقط بہانہ
ایوان دنی میں دخل پانا — باشان اداے دلربانہ
ہر چیز اودھر سے پیش آنا — بازیب و زینت ہبیکرانہ
تحمل مازاغ بھی ان لگانا — آنکھیں نہ کسی طرف اٹھانا
پھر ہمت احمدی دکھانا — امت کو خدا سے بخشوانا
جب عرش سے گذرا وہ یگانہ — کافی یہ تھا عرش کا ترانہ

گر بر سر و چشم من نشینی
نازت بکشم کہ نازنینی

رباعی

خورشید ہدائے ذات رسول معصوم — اصحاب نبی چرخ ہدایت کے نجوم
بے حب نبی و حب یاران نبی — کافی نہیں مغفرت ماجر معلوم

رباعی

گر صادقی و مومنو کامل براہ دین — حب نبی و آل نبی را تو برگزین
قرآن بخوان خواندن قرآن شریف — ظل خدا برای تو در حشر شد قرین

رباعی

کافی بگزین تو حب اولاد رسول — نور نظر رسول و حسنین و بتول
ہم الفت حیدر بدل و جان بگزین — تا ثمرہ ایمان تو گردد مقبول

رباعی

چہ دم زند لب خامہ بجمال آل نبی — کہ خارج است زگفتن کمال آل نبی
مطالب دل کافی عطا بکن یارب — بحق حرمت جاہ و جلال آل نبی